THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, April 26, 2019
(288th Session)
Volume III, No.02
(No.01-12)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume III SP.III(02)/2019
No.02 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absence 77
4. Presentation of Report of the Functional Committee on Problems of Less Developed Areas by Senator Muhammad Usman Khan Kakar on its visit to Chitral, Kalash and Peshawar from 19th to 22nd October, 2018 78
5. Calling Attention Notice moved by Senator Mian Raza Rabbani regarding reallocation of Rs.24 billion under the head of CPEC towards other programmes 80
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Parliamentary Affairs 83
6. Technical point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding appointment of Advisers and Special Assistants 85
7. Discussion on the admitted adjournment motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding the excessive use and sale of antibiotics at medical stores causing threats to the public.....94
    - Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini 98
    - Senator Dr. Sikandar Mandhro 100
    - Senator Dr. Shahzad Wasim.....102
    - Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani.....105
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Parliamentary Affairs 107
8. Point of Public Importance raised by Senator Mushahid Ullah Khan regarding the sit in of the employees of the State Life Insurance Corporation for their demands 109
9. Point Of Public Importance raised by Senator Kalsoom Perveen regarding fate of rain affected areas in Balochistan and problems being faced by people in seeking admissions in schools 110
10. Point of Public Importance raised by Senator Lt. Gen. HI(M) Retd. Abdul Qayyum regarding construction of firing range in precincts of American Embassy in Islamabad 111
11. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding destruction caused by locust attack in Balochistan 112
12. Point of Public Importance raised by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding inhuman treatment given to our fishermen by Indian Government112
13. Point of Public Importance raised by Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini regarding fate of overage contract employees of Mirani Dam 113
14. Point of Public Importance raised by Senator Aurangzeb Khan regarding problems faced by pensioners in Balochistan 113
15. Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed Kakar regarding charge of holidays fee by private educational institutions.....114

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, April 26, 2019

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty six minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۵ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (کاموں کا) حساب معلوم کرو یہ (سب کچھ) اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے سمجھنے والوں کے لیے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ رات اور دن کے (ایک دوسرے کے پیچھے) آنے جانے میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں (سب میں) ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔

سورہ یونس۔(آیات 5تا7)

Questions and Answers

Mr. Chairman: Question hour Senator Bahramand Khan Tangi Sahib.

*Q. No. 34 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Communications be pleased to state the amount collected from the toll plazas established on M-1 motorway during the last one year with plaza wise and month wise break up indicating also the utilization of the same?

Mr. Murad Saeed: The income received from toll plazas established on M-1 for the last one year along-with month wise break up is as below:

Summary of Toll Collected on M-1
Jul-2017 to Jun-2018
(Rupees in Millions)

Months	Jul-17	Aug-17	Sep-17	Oct-17	Nov-17	Dec-17	Jan-18	Feb-18	Mar-18	Apr-18	May-18	Jun-18	Total
Peshawar	34.78	36.78	36.58	38.90	35.70	40.88	40.05	37.17	43.47	43.77	38.11	35.93	**462.12**
Charsada	7.90	8.50	8.54	8.69	7.77	9.07	9.26	8.79	10.29	10.47	10.22	8.99	**108.49**
Rashakai	24.39	24.55	24.09	26.17	23.75	26.45	25.91	23.98	27.21	26.22	25.25	22.86	**300.83**
Wali	1.79	1.92	1.79	2.12	1.92	2.25	2.32	2.16	2.61	2.76	3.10	2.71	**27.46**
K.S.Khan	0.89	1.12	0.96	1.14	0.99	1.16	0.77	0.99	1.09	1.13	0.63	0.71	**11.59**
Swabi	9.03	9.26	9.04	9.20	9.93	10.70	9.95	9.45	10.96	10.90	9.87	9.26	**117.56**
Chach	1.83	1.92	1.81	2.01	1.93	2.23	2.31	2.21	2.48	2.68	2.43	2.18	**26.02**
Ghazi	1.91	1.86	1.66	1.91	2.03	2.14	2.36	2.28	2.54	2.55	2.16	2.02	**25.41**
Burhan	13.90	14.14	12.34	13.58	13.64	14.77	17.43	17.92	21.86	23.24	21.47	21.64	**205.93**
B. Bahtar	3.80	3.91	3.45	3.84	4.05	4.39	4.25	3.78	4.57	4.97	4.44	3.77	**49.23**
AWT	0.57	0.66	0.60	0.73	0.78	0.85	0.87	0.79	0.97	1.00	0.87	0.71	**9.40**
F.Jhang	5.14	3.96	3.65	3.68	3.77	4.23	4.06	3.58	4.14	4.04	4.06	3.46	**47.79**
STP F.Jhang	48.51	50.55	48.63	50.52	47.13	51.77	51.33	49.24	55.62	57.39	52.59	56.13	**619.41**
Grand Total	**154.44**	**159.13**	**153.16**	**162.50**	**153.38**	**170.89**	**170.88**	**162.36**	**187.82**	**191.13**	**175.20**	**170.37**	**2,011.25**

As far as utilization of the same is concerned, NHA Act 1991 as amended- in 2001 authorizes NHA to levy and collect toll on National Highways and other-roads assigned to NHA for its utilization on repair/Maintenance, rehabilitation and operation of the National Highway and Motorways Networks.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جی جناب۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میں نے M-1 پر toll tax کی collections اور اس کے مصرف کے بارے میں سوال پوچھا تھا لیکن وزیر صاحب بیشک Khyber Pakhtunkhwa سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے مجھے break up دیا ہے اور اس break up کی روشنی میں دوہزار گیارہ ملین روپے کی collection پچھلے سال ہوئی۔ دوسری طرف انہوں نے مجھے مصرف کا نہیں بتایا۔ جو میرا سوال ہے کہ جو collection ہو چکی ہے، اس کے مصرف کیا ہیں؟ لیکن میں وزیر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: Specific رہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا specific question یہ ہے نمبر ایک مصرف اور دوسرا پچھلے سال M-1 Peshawar to Islamabad موٹروے کی جو حالت ہے وہ up and down ہے، سڑک ٹوٹ پھوٹ کی شکار ہے، fence بھی کٹ چکی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال کیا ہے؟

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: سوال یہ ہے یہاں پر list نہیں ہے کہ دوہزار گیارہ ملین روپے کی collection کہاں خرچ کی گئی اور ابھی بھی میں وزیر صاحب کو کہتا ہوں کہ دونوں چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ نے پیسہ کہاں خرچ کیا ہے۔ میں ان collection کے پیسوں کے خرچ کرنے کی بات کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Minister for Communications.

جناب مراد سعید (وزیر برائے مواصلات): جناب چیئرمین! بالکل انہوں نے بجا فرمایا لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایک concession agreement کے M-1 through M-2 and بنی تھیں تو آپ نے بیس سال کے اندر ان کی toll collection کی تھی وہ اسی کمپنی کو جانی تھی جنہوں نے آپ کے لیے سڑک بنائی تھی، یہ اسی agreement کا حصہ ہے لیکن موٹروے کا جس طرح وقت پورا ہو گیا اس کے بعد اس میں مسائل آنا شروع ہو گئے، اس کا ہم نے پلان بھی تیار کر لیا ہے اور انہوں نے کہا کہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

جناب مراد سعید: میں وہی کہہ رہا ہوں کہ 2007 سے یہ functional ہے، آپ کا agreement ان کے ساتھ پورا نہیں ہوا اور انہوں نے یہ سڑک آپ کو بنا کر دے دی، پھر ان کے ساتھ آپ نے concession agreement کیا تھا، میں آپ سے یہی فرما رہا ہوں۔ دوسری بات انہوں نے کی کہ میں وزیر صاحب کو ان سڑکوں پر لے کر جاتا ہوں تو الحمدللہ میں اپنی ذمہ داری کے تحت ان سڑکوں پر جاتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی ہوں اور دیکھ بھی چکا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ مستقبل کے agreement کیسے ہوں گے؟ اس کا mechanism بھی ہم تیار کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

جناب مراد سعید: میرے خیال سے یہ نہیں سمجھے، میں پھر repeat کر دیتا ہوں۔ میں وہی کہہ رہا ہوں کہ آپ کے highways ہوتے ہیں، highways میں آپ کا mechanism بنا ہوا ہے کہ جس سڑک میں سے آپ کو revenue آتا ہے وہ آپ اسی کی مرمت پر لگاتے ہیں، یہ ایک ہو گیا۔ دوسرا جو میں M-1 and M-2 کی بات کر رہا ہوں جو کہ بن چکی ہیں تو گورنمنٹ نے کوئی پیسا نہیں لگانا تھا، آپ نے land acquisition کے لیے پیسا لگانا تھا کیونکہ BOT basis پر جس طرح یہ سڑکیں بنائی جاتی ہیں اس سے toll collection کر کے وہ اپنا لگا ہوا پیسا لے کر آتے ہیں، commercial feasibility کے اوپر یہ سڑکیں بنتی ہیں، میرا جواب یہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نے mechanism بھی بتا دیا کہ جب آپ agreements کرتے ہیں تو maintenance mechanism پاکستان میں بہتر نہیں تھا۔ اس کا میں نے پورا audit بھی کر لیا ہے اور اس audit کی تفصیلات بھی اگر یہ چاہتے ہیں تو میں 13000 kilometres کی سڑکوں کا audit بھی ان کے سامنے پیش کر دوں گا۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: وزیر صاحب یہ نہیں بتا سکے کہ اس کی رقم پچھلے سال آپ نے rehabilitation, maintenance, repairing پر خرچ کی یا کہاں خرچ کی؟ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کہاں خرچ کیے ہیں؟

جناب مراد سعید: Revenue سے سڑکوں کی maintenance کرتے ہیں اور ایک آپ کو سڑک بنا کر دی جاتی ہے۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ اب Swat Expressway بن رہی ہے، اس میں گورنمنٹ نے صرف land acquisition کی ہے باقی پیسا FWO لگا رہا ہے۔ وہ جو پیسا لگا رہا ہے وہ commercial feasibility پر ہے۔ اگر commercial feasibility explain کرنی ہے تو میں explain کر دیتا ہوں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: Rehabilitation, repairing and maintenance پر جو خرچ کیا ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ دو ہزار گیارہ ملین روپے کی collection آپ نے کہاں خرچ کی ہے؟

جناب چیئرمین: صرف یہ بتائیں کہ یہ کس جگہ خرچ کیے ہیں؟

جناب مراد سعید: آپ عرض تو سن لیں، ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ دو چیزیں ہیں، ایک۔۔۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں سینیٹر صاحب۔

جناب مراد سعید: 1991 Act کی انہوں نے بات کی اس کا مطلب یہ تھا کہ NHA کے اندر گورنمنٹ آپ کو سڑک بنا کر دے گی لیکن وہ loan consider ہوگا، آپ نے NHA کو self-sustainable revenue سے بنانا ہے، اس پر آپ نے maintenance کرنی ہے۔ دوسرا میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جو پیسا آپ نے سڑک پر نہیں لگایا، commercial feasibility بنائی، سڑک بنائی، اس سے revenue انہوں نے generate کرنا تھا، مفت اور خیرات میں کوئی سڑک بنا کر نہیں دیتا، یہی میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب ہم supplementary سوال پوچھتے ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: دو ہزار گیارہ ملین روپے میں سے کتنا پیسا کہاں خرچ کیا؟ Rehabilitation, repairing یا اور کسی چیز پر جہاں بھی خرچ کیا، آپ وہ مجھے بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی. Minister Sahib.

جناب مراد سعید: جناب! میں پھر repeat کر دیتا ہوں لیکن اگر انہوں نے کوئی specific question کرنا ہے، میں نے بھی explain صحیح کر دیا ہے۔انہوں نے اخراجات کا پوچھا تھا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔Minister Sahib ان کے اس سوال کو لے کر انہیں جواب provide کر دیں۔

جناب مراد سعید: میں نے جواب دے دیا ہے جناب!

جناب چیئرمین: پھر بھی اگر کچھ ہے تو بتا دیں۔

جناب مراد سعید: اس سے زیادہ سادہ الفاظ اگر ہوں تو آپ مجھے بتا دیں تاکہ میں اس میں سمجھا دوں۔ جہاں تک revenue کا سوال ہے ہم اس کا audit بھی کر چکے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھ سے یہاں پر accountability and transparency کا پوچھنا ہے تو میں یہاں پر سارے کھاتے کھول دیتا ہوں، بسم اللہ کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ انہیں reply provide کر دیں۔ سینیٹر جہانزیب جمالدینی صاحب! ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: میں honourable Minister Sahib سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہمارے ہاں tender کیا جاتا ہے، جن contractors کو toll tax collection کے کام دیے جاتے ہیں، کیا ان کی coaching یا training ہو چکی ہوتی ہے کیوں کہ اکثر شکایات ہماری Standing Committees میں آتی ہیں کہ وہاں پر بیٹھے ہوئے لوگ سفر کرنے والے لوگوں کے ساتھ نہایت ہی نامناسب رویہ اختیار کرتے ہیں۔اس بارے میں وضاحت فرما دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Communications.

جناب مراد سعید: بالکل اسی پر ہم کام کر رہے ہیں اور ہماری جتنی بھی motorways ہیں پہلے phase میں سب کے لیے ان کو M-Tag پر لے جا رہے ہیں اور دوسرا ہم intelligence transport system کی طرف جا رہے ہیں۔Contracts دیے جاتے تھے جی ہاں بالکل دیے گئے تھے اور ابھی جس طرح دو سوال آئے تو چیئرمین صاحب! میں آپ

کی اجازت سے کچھ چیزیں ابھی یہاں رکھوں گا۔آپ کا جو revenue increase ہے جب ہم نے اسے صرف پہلے چھ ماہ میں دیکھا تو دس ملین revenue ہم نے increase کر دیا۔یہ revenue increase کیوں آیا، کیونکہ leakage ہو رہا تھا۔اس میں صرف یہ نہیں کہ ان کی training نہیں ہوتی تو لوگوں کے ساتھ بد تمیزی کے واقعات پیش آتے ہیں لیکن جب آپ manual چیزوں پر چلتے ہیں تو اس سے revenue leakage ہوتا ہےلہٰذا transparencyلانے کے لیے ایک تو ہم نے یہ کیا کہ ہم اب intelligence transport systemپر جا رہے ہیں اور اپنی تمام سڑکوں کی mapping بھی کر رہے ہیں، اس میں بھی ہمیں تمام چیزوں کا پتہ ہوگا، وہ چیز ہم نے شروع کر دی ہے۔ Revenue increase بھی آجائے گا اور لوگوں کے لیے آسانی بھی ہو جائے گی اور وقت بھی زیادہ ضائع نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ.supplementary please

سینیٹر سسی پلیجو: سندھ میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جہاں سے شہر شروع یا ختم ہوتے ہیں وہاں پر ٹول پلازہ تو ہوتے ہی ہیں لیکن additional toll tax collection جو ہو رہی ہے اس پر لوگ احتجاج میں ہیں۔میں اپنے ٹھٹھہ ضلع کی مثال دیتی ہوں جہاں پر انہوں نے toll tax collectionکے لیے check post بنائی ہوئی ہے۔

Minister Sahib is not hearing my question.

جناب چیئرمین: Minister Sahib آپ سن رہے ہیں؟میڈم specific question کریں۔

سینیٹر سسی پلیجو: میں اپنا آدھا سوال بول چکی ہوں

did you get my question?

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ آپ چیئر سے بات کریں۔

سینیٹر سسی پلیجو: میں آدھا سوال کر چکی ہوں

and he was talking to his colleague. Is this the way? Why he is not hearing my question?

جناب چیئرمین: چلیں آپ repeat کر دیں.please

Senator Sassui Palijo: He must listen to us properly so that he can answer accordingly.

میں پوچھ رہی ہوں کہ سندھ میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جہاں شہر شروع ہوتے ہیں وہاں پر تو tax collection کے لیے toll plazas ہوتے ہیں لیکن additional toll collection جو کہ بالکل illegal ہے وہ کیوں ہو رہی ہے۔ جس کی میں مثال دے سکتی ہوں کہ ٹھٹھہ میں ایک تو Sassui Toll Plaza پر tax collection ہوتی ہے جہاں پر کراچی ختم ہوتا ہے لیکن آپ آگے جائیں تو وہاں پر انگر سے پہلے یا سونڈاں کے بعد یا even Thatha کے شروع میں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا specific question کیا ہے؟

سینیٹر سسی پلیجو: Specific یہی ہے کہ additional toll tax یہ کیوں لے رہے ہیں؟ اور سندھ میں دو تین مقامات پر یہ ٹیکس لیے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: Additional toll tax کیوں لے رہے ہیں؟

جناب مراد سعید: جناب! Toll plazas کے درمیان 70 to 35 kilometres کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ پہلے سن لیں پھر سوال کریں۔

سینیٹر سسی پلیجو: اس وجہ سے چوریاں اور وارداتیں ہو رہی ہیں کیونکہ رات کو دیر سے ہی خواتین اور بچے جا رہے ہوتے ہیں اور ان کو یہ روک لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب۔

جناب مراد سعید: جناب چیئرمین! میں عرض کروں۔ لوٹ کھسوٹ ہوئی ہے۔ لوٹ کھسوٹ نہ صرف toll collection میں ہوئی ہے بلکہ ٹھیکوں میں بھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ سینیٹر تنگی صاحب! اس طرح ہاؤس نہیں چلتا۔ سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ سینیٹرز صاحبان تشریف رکھیں۔ پہلے سن تو لیں وہ کیا بات کر رہے ہیں۔

جناب مراد سعید: جناب چیئرمین! انہوں نے سوال کیا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ! پہلے سوال کا جواب تو سن لیں۔ جی، قائد حزب اختلاف۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد حزب اختلاف): میں سمجھتا ہوں کہ یہ confusion اس لیے پیدا ہو رہی ہے کہ یہ کوئی general سوال نہیں ہے بلکہ یہ ایک particular area کے بارے میں ہے۔ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ان کو چاہیے کہ یہ note کر لیں اور فرما دیں کہ ہم اس کی تحقیقات کریں گے کہ آیا کوئی غلط یا کوئی double toll tax لگا ہے یا نہیں لگا ہے۔ اگر double لگا ہے تو اس کو بند کر لیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Raja Sahib. Yes, Minister for Communications.

جناب مراد سعید: جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا کہ اس پر total 75 plazas ہیں۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ 35 سے 70 کلو میٹر کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اس وقت کوئی extra toll plaza وہاں پر نہیں لگا ہے۔ میں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ جب سے مجھے ذمہ داری ملی ہے وہاں پر ہم نے کوئی ایک بھی toll plaza نہیں لگایا۔ یہ میرے جوابات تھے لیکن اس کے بعد اگر یہ جواب آتا ہے کہ وہاں پر لوٹ کھسوٹ ہو رہی ہے تو میں عرض کرتا چلوں کہ بالکل ہو رہی تھی اور fake accounts میں جو پیسا جا رہا تھا ان کے ذمہ داروں کو میں نے پکڑ لیا ہے۔ اس لیے ان کو غصہ آ رہا ہے۔ میں ابھی اس ہاؤس میں بتاتا ہوں کہ یہ جو غصہ ہے وہ اس لیے ہے کہ fake accounts میں جو پیسا جا رہا تھا اور جو toll collection آپ کی جیب میں جا رہا تھا میں نے وہ پکڑ لیا ہے۔ ارباب عالمگیر کے دور میں جو آپ toll collections کے نام پر فراڈ کر رہے تھے وہ میں نے پکڑ لیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ صرف جواب دیا کریں۔ جی، اگلا سوال، سینیٹر تنگی صاحب۔

*Q. No. 35 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state whether it is a fact that a number of incumbent of various posts including Provost, Assistant Provost, Security Officer etc. in the Peshawar University

are working on acting charge and re-employment basis for the last many years, if so, the details thereof and the reasons for not filling those posts on regular basis?

Mr. Shafqat Mehmood:

According to the University of Peshawar updates:

It is correct that some incumbents, including Provost and Assistant Provost, are working on Additional Charge basis. Further, the Security Supervisor for Hostels is working on re-employment basis. The details are as below:

S.No.	Name of Post	Status of Acting Charge/Re-employment
1	Provost	Deputy Provost (BPS-18) is given Additional Charge as Provost due to non-availability of BPS-20 Officer. Office Order is attached as **Annexure-A**
2	Assistant Provost	Assistant Warden (BPS-16) is given Additional Charge as Assistant Provost (BPS-17) due to non-availability of BPS-17 Officer. Office Order is attached as **Annexure-B**
3	Security Supervisor for Hostels	Security Supervisor for Hostels is re-employed against the project post under the project titled 'Strengthening of University of Peshawar'. This is not a permanent post and will be abolished forthwith at the completion of project in June-2019. Office Order is attached as **Annexure-C**

It is submitted that the University invited the applications to fill the vacant posts of BPS-17 to BPS-20 (Annexure-D), but the appointment on the same could not be made due to ban imposed by the Chancellor Office (Annexure-E) and pending composition of

Selection Board (Annexure-F). As soon as ban is lifted and composition of Selection Board is completed, the posts will be filled on regular basis through prescribed procedure.

Annexure-A

UNIVERSITY OF PESHAWAR

OFFICE ORDER

No. 809 / Estt: Dated 07 / 04 /2017

Exercising powers vested in him under Section 11(5)(a) of the Khyber Pakhtunkhwa Universities (Amendment) Act, 2016, the Vice Chancellor is pleased to entrust duties of Provost to Mr. Saif Ullah Khan, Deputy Provost in addition to his own work with immediate effect. He shall be entitled for additional pay @ 20% of his basic pay subject to maximum of Rs.12000/-p.m.

Deputy Registrar (Estt:)
University of Peshawar

No. 10004 – 10013 / A-I /Estt:

Copy to:-

1. The Deans of Faculties
2. The Head of Teaching Departments/ Institutes/ Centers/ Academy
3. The Principals of Constituent Colleges/Schools
4. The Sectional Heads
5. Mr. Saif Ullah Khan, Deputy Provost
6. The Deputy Manager IT, Center for IT Services
7. The PS to Vice-Chancellor
8. The PS to Registrar
9. The Superintendent (Pay Bills)
10. Personal file

Deputy Registrar (Estt:)
University of Peshawar

UNIVERSITY OF PESHAWAR

OFFICE ORDER

No. 4064 /Estt: Dated 03/09/2012

The Vice Chancellor under the powers vested in him in Section 11 (5) (a) of the University of Peshawar Act 2011 is pleased to entrust additional responsibilities of the post of Assistant Provost to Mr. Sheraz Alam, Assistant Warden, Allama Iqbal Hostel (Hostel No. 09) in addition to his own duties of Assistant Warden @20% of additional pay, subject to maximum of Rs. 6000/- p.m for performing additional duties of "Assistant Provost", with effect from 01.09.2012 till further orders.

Deputy Registrar (Estt.)
University of Peshawar

No. 21998-2034 /A-VI/Estt:
Copy to:

1. The Treasurer
2. The Provost
3. The RDD (Audit)
4. Mr. Sheraz Alam, Assistant Warden, Allama Iqbal Hostel (Hostel No. 09)
5. PS to Vice Chancellor
6. PS to Registrar
7. The Supdt: (Pay Bills)

Deputy Registrar (Estt.)
University of Peshawar

Annexure-C

All Correspondence communication with this office should be addressed made to The Director (P&D) University of Peshawar Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan

THE DIRECTORATE OF
Planning & Development
University of Peshawar

Land Line +92-91-9222206
University Exchange: +92 9216701-2
Director Office Extension: 3016.
P&D Section Extension: 3190
E-mail: plandev@uop.edu.pk
Web: www.uop.edu.pk

No. 29 /P&D Dated: 13 / 6 /2018

OFFICE ORDER

The Vice Chancellor is pleased to re-engage Mr. Saqlain Bangash S/O Mr. Hidayat Ullah Khan as Security Supervisor for male hostels, University of Peshawar on fixed honorarium of Rs.35,000/- per month payable out of contingency fund of the project titled "**Strengthening of University of Peshawar**" for a period of six months w.e.f. 4.6.2018 subject to satisfactory performance.

He shall perform the following duties and will be responsible to the Provost office.

1. Safeguarding hostels property and residents.
2. Monitoring USF guards, Hostels gate keepers/night chowkidars.
3. Assist the hostel management in maintaining law and order situation.
4. Expulsion of illegal/unauthorized persons from hostels.
5. To ensure opening /closing time of male hostels gates.
6. Any other duty as assigned to him from time to time by the Provost.

Director,
Planning and Development

No. 2973-78 /P&D

Copy to:

1. The Treasure, University of Peshawar.
2. Project Director "Strengthening of University of Peshawar".
3. Audit Officer, Audit Section University of Peshawar.
4. PS to Vice Chancellor, University of Peshawar.
5. PS to Registrar, University of Peshawar.
6. Mr. Saqlain Bangash, Security Supervisor under the project titled "**Strengthening of University of Peshawar**".

Director

Annexure-D

UNIVERSITY OF PESHAWAR

SITUATIONS VACANT

Applications are invited on prescribed forms obtainable from the Office of the Deputy Registrar (Meetings), from the eligible permanent Administrative Officer(s) of the University of Peshawar for promotion to various administrative positions in BPS-20, BPS-19 and BPS-18 as per experience given below:

1. **THE MINIMUM LENGTH OF SERVICE FOR PROMOTION TO VARIOUS GRADES SHALL BE AS SHOWN BELOW:**

   For Grade 18 - 5 years service in grade 17
   For Grade 19 - 12 years service in grade 17 and above
   For Grade 20 - 17 years service in grade 17 and above

2. **WHERE INITIAL RECRUITMENT/ APPOINTMENT TAKES PLACE IN GRADES 18 AND 19, THE LENGTH OF SERVICES PRESCRIBED FOR PROMOTION TO HIGHER GRADES SHALL BE AS SHOWN BELOW:**

   For Grade 19 - 07 years in grade 18
   For Grade 20 - 10 years service in grade 18 or 03 years service in grade 19

All concerned Administrative Officers are required to submit their application forms alongwith updated CV, Service Certificate with a deposit receipt of National Bank of Pakistan, University Campus Branch of Rs.1500/- (non-refundable) in favour of the Treasurer, University of Peshawar. The same should reach to the Office of the Deputy Registrar (Meetings), University of Peshawar on or before **20th September 2017.**

Incomplete application forms and those received after due date shall not be entertained.

(Dr. Zahid Gul)
Registrar
University of Peshawar

No. 3879-918/A-I/Estt: Dated 07/09/2017

Copy to:

All concerned

Registrar
University of Peshawar

Dated 25.04.2018

To

Annexure-E

The Vice Chancellor,
University of Peshawar.

Subject: APPEAL OF DR. TANVIR BURNI, ASSISTAN PROFESSOR, UNIVERSITY OF PESHAWAR REGARDI RECONSIDERATION FOR THE POST OF PROFESS((BOTANY)

Dear Sir,

I am directed to refer to the subject noted above and to s that the Hon'ble Governor/Chancellor has directed to stop all kin recruitments till further orders.

It is, therefore, requested that necessary action in the may be taken accordingly please.

Yours fai

(WAHEE
Section (
091-9

Copy to:

1. PS to Governor, Khyber Pakhtunkhwa.
2. PS to Principal Secretary to Governor, Khyber Pakhtunkh

Sectic

REGISTRAR
UNIVERSITY OF PESHAWAR

Annexure-F

All communications with this office should be addressed to:
THE REGISTRAR
University of Peshawar
Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan

Telephone No. +92-91-9222200
Fax No. +92-91-9216736
Email: registrar@uop.edu.pk
No. 10972
Date: 09.08.2018

To

The Principal Secretary to Governor,
Governor's Secretariat,
Khyber Pakhtunkhwa, Peshawar.

Subject: SELECTION BOARD MEETING

Dear Sir,

I am to refer to your letter No.SO(III)6(1)6/GS/10/382 Dated: 25.04.2018 and would like to draw your benign attention towards the subject captioned above and to state that various teaching posts were advertised by the University of Peshawar in March 2015, selection on these posts are pending since long due to imposition of ban and non-composition of Selection Board.

In view of retirement of various faculty members and other officers, great difficulty is being faced by the University in discharging of academic/official obligations.

It is, therefore, requested that the Honourable Governor/Chancellor may kindly be approached to allow University of Peshawar to convene meeting of the Selection Board, so as to ensure availability of faculty/others before opening of the University after summer vacations.

Hope to have positive and quick response at your end.

(DR. ZAHID GUL)
Registrar
University of Peshawar

No. 10973 /Estt:
Copy to:
The PS to Vice Chancellor

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا ہے کہ پشاور یونیورسٹی میں Provost, Assistant Provost and Security Officer کی جو posts ہیں for the last so many years ان کو extra charge دیا گیا ہے۔ Provost کے بارے میں لکھا ہے کہ ہم نے Grade-20 کے charge کو Grade-18 والے Officer کو دیا ہے۔ پھر Assistant Provost BPS-17 کے charge کو Grade-16 والے کو دیا ہے اور reasons یہ پیش کرتے ہیں کہ due to ban تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ban تو 2018 میں تھا جبکہ Grade-20 پر Grade-18 کا Officer عرصہ دو سال سے مقرر ہے۔ Assistant Provost کی post پر for the last 7 years سے ایک Officer مقرر ہے۔

جناب چیئرمین: تنگی صاحب! Specific سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! Specific سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ کیا وہاں پر جو Grade-20 کے Officers ہیں ان کو additional charge دینا ہے اور۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ provincial subject ہے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! یہ provincial subject نہیں ہے۔ یہ ایک یونیورسٹی کا معاملہ ہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہ additional charge کب تک رہے گا؟ یہ کب تک آپ ختم کریں گے۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج جمعے کا دن ہے، ذرا پیار سے اگر باتیں ہو جائیں تو بہتر رہے گا۔ شفقت محمود صاحب آج موجود نہیں تھے اس لیے میں جوابات دے رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! اس پر اپریل 2018 میں ban لگا تھا۔ Ban کی وجہ سے ہم اس میں proper recruitment نہیں کر سکے تھے۔ جناب چیئرمین! اس وقت اس پر جو ban لگا تھا it has been removed اور اس پر ہم نے ایک internal advertisement جاری کر دیا ہے۔ اس میں promotions بھی ہو

جائیں گی اور اس کے ساتھ ساتھ اگرrecruitments بھی کرنی ہوں تو وہ بھی یونیورسٹی کے procedureکے مطابق ہو جائے گا۔ یہ seatsان شاء اللہ fillہو جائیں گی۔ میرے پاس نوٹس موجود ہے جو 24اپریل2019 کو جاری ہوا ہے۔ 15 مئی تک انہوں نے وقت دیا ہے۔اس کے بعد یہ سارا process startہو جائے گا۔ان شاء اللہ ایک مہینے کے اندر اندر یہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے advertisementہو گیا ہے۔ جی، سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ سلیکشن بورڈ کی تشکیل نامکمل ہونے کی وجہ سے ہیں۔ سلیکشن بورڈ کی تشکیل تو ایک ہفتے کا کام ہے۔ ایک مہینہ، دو مہینے یا چھ مہینے لگ جائیں ابھی تک کیوں تشکیل نہیں پایا ہے۔ اتنی نااہلی تو نہیں ہونی چاہیے۔ یہ یونیورسٹی ایک اہم ادارہ ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹر صاحب کی بات میں کافی وزن ہے۔ Banہمارے دور میں تو لگا ہی نہیں تھا۔ ہم تو اس banکو ہٹا رہے ہیں اور ہم تو چیزوں کو درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ adآگیا ہے اور 15 مئی تک انہوں نے timeدیا ہے تو I think, it is just a matter of 3 weeksاور اس کے بعد یہ سارا process startہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رخسانہ زبیری۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ پر خالی اسامیاں ہیں اور پھر اس کے لیے advertisementہوتی ہے۔ ہم سو سال پرانے نظام پر چل رہے ہیں۔ کیا حکومت یہ نہیں چاہتی کہ PPRAکی طرح کوئی Websiteہو جہاں پر کسی بھی ادارے میں کوئی بھی اسامیاں خالی ہوں تو عوام کو پتا چل سکے تاکہ جو job seekersہیں they should go and do it.

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! کوئی portalبنائیں۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں اس کے بارے میں بتاتا ہوں کہ پچھلی Cabinet meetingمیں یہ discussہوا تھا۔ وزیراعظم صاحب کا دو چیزوں پر بڑا focusتھا۔ ایک تو یہ کہ میرٹ پر بھرتیاں ہوں۔ یہاں تک کہ کلاس فور کی جو بھرتیاں ہوتی ہیں ان میں بھی کوئی نہ کوئی merit criteriaرکھا جائے۔ یہ بات سینیٹر صاحب کی صحیح ہے کہ ایک central portalہونا چاہیے۔ یہ بہت پیچیدہ مسئلہ ہے کہ جہاں پر ہزاروں افراد کی recruitmentsہوتی ہیں۔ کچھ یونیورسٹیاں ایسی ہوتی ہیں جو direct recruitmentsکرتی ہیں اور ان کے testsوغیرہ ہوتے ہیں۔ کچھ FPSCکے تحت بھرتیاں ہوتی ہیں۔ سرکاری اداروں سے متعلق اس حکومت کی پالیسی ہے کہ جس طرح ہم نے پچھلے پانچ سالوں سے خیبر پختونخوا میں کیا ہے ہماری کوشش ہے کہ اس کو مرکز میں بھی جاری رکھیں۔ Grade-1سے Grade-15تک جو اسامیاں ہیں ان کو ہم کسی proper testing agencyکے ذریعے پر کریں۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جس ادارے میں اسامیاں خالی ہیں اس ادارے کا اس میں inputکم سے کم ہو۔ کسی externalادارے سے وہ ٹیسٹ لیے جائیں تاکہ وہ بھرتیاں میرٹ پر ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، سینیٹر بہرہ مند تنگی۔

*Q. No.36 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Tuberculosis is fast spreading in the country, if so, the reasons thereof;

(b) whether it is a fact that about 23000 new cases of TB have been surfaced in the province of Khyber Pakhtunkhwa during 2018-19, if so, the details thereof; and

(c) the steps being taken by the Government to control the spread of the said disease in the country?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) The incidence of Tuberculosis in the country is decreasing by 1.5% per year but due to an increase in the population of country according to new census 2017 the estimated total number of patients has increased to 580,000.

(b) TB Control Programme Khyber Pakhtunkhwa has registered 43603 TB patients for free of cost treatment with 95% treatment success rate from January to December 2018. Collecting of data of 2019 is still in progress which will be available in January 2020.

(c) The government has taken various initiatives to address both the drug sensitive & drug resistant TB , which are mentioned below:

(i) Drug Sensitive TB:
- Country wide network of more than 1500 Basic Management Units are providing Free TB diagnosis and treatment services.
- NTP notified and treated 369,000 cases in 2017.
- Treatment success rate of 94% (2016 Cohort)

(ii) Private sector involvement under PPM (Public Private Mix) initiative has been ensured. It includes more than 5000 GPs, 450 Pvt Labs, 220 NGO networks, 70 private hospitals and 70 parastatal hospitals including armed forces. In 2016, 32 % of national TB notification is contributed by PPM.

(iii) TB /HIV: 40 TB /HIV sentinel sites are working in the country.

(iv) Programmatic Management of Drug Resistant TB:

- Free of cost diagnosis and treatment services for MDR TB patients at 33 PMDT sites.

  3081 Drug resistant TB cases were enrolled and provided treatment in 2017.

- The treatment success rate for MDR/RR TB cases started on second line treatment in 2015 is 64%.
- 280 Xpert machines for rapid diagnosis of MDR-TB cases. NTP plan to increase the number to 400 by 2019.
- Laboratory network of 15 culture and 07 Drug Susceptibility Testing labs in the country.
- Initiation of New Drugs for DR TB, Starting Shorter Treatment regimen.

(v) National strategic Plan for TB (2017-2020) has been developed and aligned with WHO End TB strategy

(vi) TB management Information system: TB aggregate data (2011-2016) has been uploaded on DHIS-2 platform. DHIS-2 business plan is supported by GF, WHO & University of Oslo.

(vii) Ware House Management Information System (WMIS) and Drug Management Information System (DMIS) in place.

(viii) TB Legislation: Mandatory TB Notification bill has been passed by three Provincial assemblies and bylaws have been developed, the pilot will be initiated in 2nd Quarter of 2019.

(ix) TB Awareness through print and electronic media, commemoration of World TB days on 24 March every year.

(x) Research in TB: Capacity building in research through workshops organized by TB control program. 40 TB publications in national and international journals.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میں نے معزز وزیر صاحب سے سوال پوچھا تھا کہ TB کی بیماری جو روز بروز پھیلتی جارہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ سالانہ اس میں 1.5 فیصد کمی ہو گئی ہے لیکن ساتھ ہی لکھا ہے کہ due to an increase in the population of country according to new Census 2017. میں نے تو یہ نہیں پوچھا ہے کہ population کتنی بڑھتی جا رہی ہے اور اس میں آپ comparison کریں کہ مریض کتنے بڑھ رہے ہیں۔ میں نے تو صرف ان مریضوں کے بارے میں پوچھا ہے تو یہ اس کو Census 2017 کے ساتھ connect کیوں کر رہے ہیں۔ مجھے صرف یہ بتائیں کہ یہ مریض کم ہو رہے ہیں یا بڑھ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! TB بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! بڑا اچھا سوال ہے لیکن یہ ہے کہ جب population جس رفتار سے بڑھتی ہے تو اس حساب سے آپ کو percentage بھی بتانی پڑتی ہے کیونکہ اگر پورا جواب نہ ہو تو پھر اعتراض آجاتا ہے۔ معزز سینیٹر صاحب نے جو کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ increase ہوئی ہے اور اس کے لیے حکومت نے جو

10 steps introduce کروائے ہیں، پچھلی حکومتوں نے بھی introduce کروائے تھے۔ یہ steps ہم نے TB کو کم کرنے کے لیے اٹھائے ہیں لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ دنیا کے بہت سے ممالک میں TB تقریباً ختم ہو چکی ہے لیکن ہمارا جو افغانستان کے ساتھ بارڈر کھلا ہے اس کی وجہ سے جو لوگ پاکستان میں آتے رہتے ہیں اس سے بھی یہ بیماری پھیلتی جا رہی ہے۔ ہمارے ملک میں poverty بھی ہے۔ ہم نے اب تک poverty alleviation کے جو پروگرام ترتیب دیے ہیں اس میں بھی اس کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جو ہم نے 10 steps introduce کروائے ہیں ان کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Chairman Sahib! with the figures 580 thousands, more than half a million and sensitivity of the message, answer

سے آپ کو پتا چلتا ہے کہ

TB awareness through print and electronic media, commemoration of World TB day on 24th March every year, we have to depend on 24th March to have an awareness campaign and then we are talking of TB Management Information System, as a public representative I have tried to reach out where are those facilities available and believe me, I never get to know

جہاں بتاتے ہیں وہاں ہیں، وہاں پر کچھ بھی نہیں ہوتا ۔ تو awareness should be available, it should be available, visible for instance, I want to take somebody, I should know where to go in and what facilities are تاکہ جس کو ضرورت ہو ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ جی بڑے پیسے ہیں اس میں اور بڑی دوائیں مفت مل رہی ہیں، سب ہو رہا ہے

but in practical I do not see that.

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب! awareness بڑھائیں۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Basically, the awareness in all these programmes is initiated by the Provincial Government. It is mandatory on the Provincial Government to launch those kinds of programmes at the same time in Islamabad too.

The Sindh, KP and the Punjab, they have already initiated the mandatory act but Balochistan is still lacking. I will, In Sha Allah contact Balochistan Government to take the initiative and the awareness campaign is a basic campaign through which we can enhance and through which we can control and can get the public awareness and it is the basic tool through which we can reach the public and can control the TB.

Mr. Chairman: Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini on supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: معزز وزیر صاحب! آپ یہ بتائیں، آپ نے خود concede کیا کہ comparatively, TB spread میں border areas زیادہ ہو چکی ہے، تئیس ہزار نئے کیس اس وقت خیبر پختونخوا میں آ چکے ہیں ۔ محترم! اکثر TB Centres and Sanitoriums ان علاقوں میں بنائے جاتے ہیں جہاں TB زیادہ ہوتی ہے، secondly, وہ climatically ان کے لئے زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔

آپ مجھے یہ بتائیں کہ border areas started from Chaman up to Khyber and FATA, آپ کے کتنے TB Sanitoriums نئے بنے ہیں تاکہ ٹی بی کو cover up کر سکیں؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: اچھا سوال ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور صوبوں نے اپنے حالات کے مطابق یہ کرنا ہے ۔ اچھی بات ہے کہ جہاں اس قسم کے Sanitoriums ہونے چاہییں اور وہ لوگوں کے لئے accessible ہوں کہ کم از کم ان کا علاج کیا جائے۔ جیسے میں کہہ رہا تھا کہ awareness میں سب سے بڑی بات prevention کی

ہے کہ اس کو کس طریقے سے کیا جائے اور یہ بڑا آسان ہے لیکن یہ چونکہ صوبائی حکومت کا subject ہے۔ اگر معزز ممبر کہیں گے تو میں ان شاءاللہ تعالیٰ KP کی حکومت کو اور اپنی وزارت صحت کی طرف سے باقاعدہ خط لکھوں گا کہ وہ مزید awareness programme بنائیں، ان کے مزید سنٹر بنائیں تاکہ migration کا جو مسئلہ ہے اور ٹی بی سے جو اس کا تعلق ہے اس کو کم از کم کنٹرول کیا جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! تشریف رکھیں، جی سینیٹر رانا محمود الحسن، نہیں ہیں، جواب ایوان کے Table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 37 Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that CEO of DRAP has recently been removed from his post on account of fake PH.D degree;
(b) whether the educational certificates of the said CEO were verified at the time of his appointment , if not, the reasons thereof;
(c) the name of authority of Members of the Board that recommended the appointment of the said CEO;
(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to investigate this matter and hold that authority/Members of the Board accountable for the said lapse, if so, the details thereof; and
(e) the steps being taken by the Government to streamline the administrative affairs of DRAP with particular reference to the verification of educational qualifications/degrees of its staff?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) This Ministry forwarded PhD degree of Sheikh Akhtar Hussain to Higher Education Commission (HEC) for verification. In response HEC reported that as per information contained in International Directories line "Handbook of Universities" and "International Handbook of Universities" published by the UNESCO as well as information placed on the official website of UNESCO. "The Open International University Colombo" is not listed amongst the Charted Universities/ Institutions of Sri Lanka. Therefore, as per policy, degrees awarded by the Non-Chartered Universities/ Institution cannot be recognized by HEC/ Government of Pakistan. HEC confirmed that the incumbent of the post of CEO, DRAP has degree of PhD degree from the Non-Chartered University and it cannot be recognized by the HEC (Annexure-A). Ministry of NHS,R&C vide its Office Order dated 7th March, 2019 decided that Sheikh Akhtar Hussain shall cease to work as CEO, DRAP with immediate effect and until further order (Annexure-B).

(b) All short listed candidates for post of CEO, DRAP submitted their certificates/degrees at the time of their interviews. This Ministry forwarded the PhD degree of Sheikh Akhtar Hussain, for verification to HEC, after approval of his appointment as CEO, DRAP and prior to issuance of "Offer of Appointment" letter containing terms and conditions of appointment of CEO, DRAP.

(c) Members of the Interview Committee is attached as Annexure-C.

(d) Terms and conditions of the appointment of CEO, DRAP were required to be settled in consultation with Establishment Division and Finance Division, wherein specifically required the condition that candidate shall submit verified degree/certificate from HEC and concerned education boards within the period of one month and submit resignation from the present position before joining office of CEO, DRAP (Annexure-D). The consultations with Establishment Division and Finance Division were under process. Therefore, the charge assumption report of the position of CEO, DRAP in respect of Sheikh Akhtar Hussain was not notified. The appointment order was issued after approval from the Cabinet.

(e) Yes, Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination has issued directions to DRAP for verification of educational qualifications/ degrees of staff from HEC and concerned Boards (Annexure-E).

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 38، سینیٹر نجمہ حمید صاحبہ۔

*Q. No. 38 Senator Najma Hameed:Will the Minister for Inter Provincial Coordination be pleased to state the steps being taken by the Government for promotion of sports with particular reference to regional sports in the country?

Dr. Fehmida Mirza: Ministry of Sports was devolved under the devolution plan in pursuance of 18th Constitutional Amendment. The respective provincial governments are responsible for promotion and

development of sports at Tehsil and district level in their province.

Federal Government has also constituted a "Federal Sports Coordination Committee" headed by Minister for IPC with all provincial Sports Ministers as members to ensure better and effective coordination for promotion and development of sports.

National Sports Federations are autonomous bodies. They generate their funds and also receive government grants.

The Federal Government, through Pakistan Sports Board had provided funds amounting to Rs. 1,105,159,709/- to National Sports Federations during the last five years for promotion of sports.

Since the subject of sports has been devolved to the Provincial Governments, therefore, it is the responsibility of Provincial Government to promote the regional sports in their respective province.

جناب چیئرمین: جی بتائیں کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: نہیں جی۔

جناب چیئرمین: نہیں ہے ، شکریہ۔ سینیٹر سیمیں ایزدی ، سوال نمبر39۔ نہیں ہیں جی، جواب ایوان کے Table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 39 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state whether it is a fact that the present Government has allocated huge amount for increasing water efficiency in irrigation sector in the country, if so, the details thereof indicating also the mode of its utilization and names of areas where the same is being utilized or will be utilized?

Sahibzada Muhammad Mehboob Sultan: Yes, it is a fact that the present government intends to allocate approximately an amount of Rs. 220.52 billion for increasing water efficiency in irrigation sector in the country. Following projects are proposed to be launched during FY 2019-20:

(i) National Program for Improvement of Watercourses in Pakistan Phase-II (Approx. Rs. 179.7 Billion)
(ii) National Program for enhancing command area of small and mini dams in barani areas (Approx. Rs. 27.80 Billion); and
(iii) Water Conservation in barani areas of Khyber Pakhtunkhwa (Approx. Rs. 13.02).

The projects' cost will be shared between Federal and Provincial governments on 40:60 basis, whereas, 100% project cost will be provided by the federal Govt. to GB, AJK and ICT.

جناب چیئرمین: سینیٹر مولا بخش چانڈیو صاحب، سوال نمبر40، نہیں ہے جی، جواب Tableپر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 40 Senator Moula Bux Chandio:Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:

(a) the criteria laid down for awarding of scholarships for higher education by the HEC;
(b) whether it is a fact that the HEC awarded Ph.D. scholarships on the basis of Masters degree during the current year, if so, the reasons thereof; and

(c) the number of scholarships awarded to students from the province of Sindh during the current year?

Mr. Shafqat Mahmood: (a) Higher Education Commission (HEC) awards various local and foreign scholarships, as per criteria approved by Executive Committee of National Economic Council (ECNEC)/ Central Development Working Party (CDWP), Government of Pakistan. The detailed criteria for awarding of local and foreign scholarships for higher education are attached at Annex-I.

(b) HEC awards PhD scholarships on the basis of MS/MPhil Degree (17-18 years schooling). This is in accordance with National Qualification Framework.

(c) A total of 5134 (five thousands one hundred and thirty four) scholarships have been awarded to the students from the province of Sindh during the current year i.e. 2018-19. Detail is as under:

S. No.	Description	Number
1	PM Fee Reimbursement Scheme	4641
2	HEC Need Based Scholarships	440
3	Overseas Scholarships	53
	Total	5134

جناب چیئرمین: سینیٹر عثمان خان کاکڑ صاحب اگلا سوال نمبر 41۔

*Q. No. 41 Senator Muhammad Usman Khan Kakar:Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that carpeting of the road from Dilsora (Khanozai) to Makhti Adda (kan Mehterzai) of N-50 has not been started so far, if so, the time by which the same will be started; and

(b) whether it s also a fact that work on the construction of bridge on the said highway between Muslim Bagh Boys College and the City has not been started so far, if so, the time by which the same will be started?

Mr. Murad Saeed: (a) Asphalt wearing course (Carpeting) of road section from Dilsora (Khanozai) to Makhi Adda (Kan Mehterzai) has already been completed though Periodic Maintenance and traffic is plying smoothly.

(b) Tender of the Multi Cell Box Culvert/Bridge, near Muslim Bagh Boys College (City Portion) N-50 is in process. Work will be executed soon after completion of tendering process.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! میرا سوال یہ تھا کہ وہاں پر کام شروع نہیں ہوا ہے البتہ اب بھی تقریباً چالیس فیصد کام رہتا ہے۔ یہ کب مکمل ہوگا؟ میں نے کہا ہے کام کا آغاز کب ہوگا۔ یہ تو ہم چھ ماہ سے سن رہے ہیں کہ وہ tenderingکے مراحل میں ہے۔ یہ Culvertکب شروع ہوگا؟ یہ میرا سوال ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Communications.

کب آغاز ہوگا اور Culvertکب شروع ہوگا۔

جناب مراد سعید: جناب! یہ مسلم باغ سکول کے قریب جو کام ہونا ہے اس کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں۔ Tendering processشروع ہے جیسے ہی مکمل ہوتا ہے کیونکہ آپ کو پتا

ہے کہ PPRA rules اور اس کے قاعدے اور قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے process complete کرنا ہوتا ہے۔ تو جیسے ہی مکمل ہوگا تو کام کا آغاز ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: کب تک، کوئی idea.

جناب مراد سعید: جناب! بجٹ سے پہلے پہلے اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ، سوال نمبر 42۔

*Q. No. 42 Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct/establish an interchange on Kuchlak bypass, if not, the reasons thereof?

Mr. Murad Saeed: Yes, the Present Government has approved Construction of Kuchlak bypass (N-50), is part of recently approved scheme named Dualization of Kuchlak-Zhob Section of N-50 (length 305 Km)" as part of its plan for Development of Wastern Corridor and Socio Economic uplift of Balochistan.

Interchange will be constructed on N-50 and N-25 to facilitate the traffic coming from Quetta and Zhob. Procurement is under process.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جی۔

جناب چیئرمین: بتائیں جی۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! آپ کی اجازت سے کچلاک کا تو آپ کو معلوم ہے کہ سارے افغانستان سے یہاں پر اسلام آباد سے لے کر پنجاب سے لے کر خیبر پختونخوا میں چار سو ہیں، یہاں interchange ہے ہی نہیں۔ ابھی لوگوں نے ایک بائی پاس بنایا ہے چمن کی طرف اور دوسری طرف نہیں۔ یہ interchange شروع یہاں سے کرنا چاہیے۔ اگر یہ سڑک ژوب سے شروع کریں گے، پتا نہیں آٹھ سال لگیں گے، بیس سال لگیں گے۔ ہر روز کچلاک سے اتنی ٹریفک آتی

ہے، ہزاروں کی تعداد میں آتی ہے۔ میری وزیر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ وہ interchange کی منظوری اور ٹینڈر جلد سے جلد دے دیں کہ عذاب سے لوگ نکل جائیں۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب مراد سعید: اس کا کام شروع ہے اور N-25 and N-50 پر ، یہاں interchange کا قیام بھی ہوگا۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہیں سے start لے لیں۔ جی وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ design پر چلیں گے۔ سینیٹر نعمان وزیر صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میں بہت سی جگہیں ایسی دیکھتا ہوں کہ جہاں ٹریفک بہت ہوتی ہے اور وہاں single lane ہوتی ہے جہاں two lanes requirement ہوتی ہے۔ اور بہت جگہیں ایسی دیکھتا ہوں جہاں two lanes ہیں اور وہاں single lane requirement ہوتی ہے۔ یہ International World Bank, Asian Development Bank سارے traffic base پر کرتے ہیں۔

میرا سوال یہ ہے کہ میں نے بہت سے ایسے علاقوں میں دیکھا کہ انہوں نے اس پر بھی دیکھا کہ traffic کتنی تھی اور NHA کیا کرتا ہے کہ کوئی data collect کرکے اس کی بنیاد پر بناتا ہے کیونکہ مجھے نہیں لگ رہا کہ اس کی بنیاد پر بناتا ہے۔ بہت سی ایسی جگہوں پر بنادیتے ہیں two lanes جہاں ضرورت نہیں ہے۔ So, question is کیا ادھر بھی ایسی study کی گئی اور آپ کی NHA میں یہ پالیسی ہے کہ آپ international agency, World Bank ہو، آئی ایم ایف ہو یا کسی اچھی organization کا data لے کر پھر آپ کر دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Communications please.

جناب مراد سعید: جناب National Transport Research Centre اسی مقصد کے لئے بنا تھا کہ انہوں نے data collection کرنا ہے اور پھر اس کے بعد آپ نے دیکھنا ہے کہ interchange کہاں ہونا چاہیے یا آپ کی road safety کیا ہونی چاہیے لیکن اس سے کام نہیں لیا گیا۔

میں نے ابھی بھی ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ کا NTRC موجود تھا لیکن جب میں نے ذمہ داری سنبھالی تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کوئی ایک پالیسی نہیں بنائی تھی۔ ابھی پاکستان کی پہلی National Transport Road Safety Policy ہے وہ بھی پاکستان کی پہلی پالیسی ہے کہ آپ road بنا رہے تھے، accidents ہو رہے تھے لیکن آپ کے پاس کوئی پالیسی نہیں تھی، ایک یہ بنادی۔

دوسری ابھی آپ نے interchange کی بات کی اور ابھی سینیٹر صاحب نے بھی کہا کہ یہاں پر interchange ہونا چاہیے۔ دیکھیں جناب! جہاں ضرورت ہوتی ہے، جہاں traffic flow بہت زیادہ ہوتا ہے، جہاں آپ کا traffic زیادہ ہوتا ہے اس کے مطابق اور جہاں شہر آباد ہوتے ہیں، آپ نے وہاں پر دینے ہیں لیکن بد قسمتی سے یہ نہیں دیا گیا۔ میں آپ کو M-1 کی مثال دیتا ہوں کہ جب آپ Burhan Interchange cross کرتے ہیں، یہاں پر آپ کو پانچ پانچ، سات سات کلومیٹر کے اندر interchange مل جائے گا جو کسی کو نوازنے کے لئے دیا گیا تھا۔ پھر اگر آپ M-2 کے اندر بھی دیکھیں تو وہ بھی اس طرح ہوا تھا۔

تیسری چیز یہاں پر کیا ہوئی تھی جناب، کہ جب آپ کے یہاں Rest Areas بنے ہوتے ہیں جو آپ کا right ہے اس پر NHA نے self-sustainable ہونا تھا لیکن وہ نہیں ہو سکا۔ انہوں نے اپنی مرضی کے مطابق جس کو نوازن ا تھا، اس کو یہ دے دیا۔ اب کیا ہو رہا ہے کہ این ایچ اے کا business plan تمام پاکستان کے بڑے اخباروں میں آچکا ہے، جب وہ business plan implement ہوگا تو وہ اصول کی بنیاد پر ہوگا، لوگوں کو open tendering, open bidding پر بلایا جائے گا، وہاں پر یہ چیزیں award ہوں گی۔ اب کسی کو نوازنے کا سلسلہ مکمل طور پر بند ہو چکا ہے۔ ایوان کو آگاہ کرنے کے لیے، میں نے کچھ دیر پہلے بات کی، ہم نے interchanges ، invest areas، right of way contracts ان سب کا audit کر لیا ہے۔ مجھے اندازہ ہو رہا ہے، جب سوال بھی ہوگا تو میں آپ کے سامنے رکھوں گا، یہ ایوان بالا ہے، یہاں پر تفصیلات ہونی اس لیے چاہیے کہ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کسی دن آکر statement دے دیں۔ جی سینیٹر محمد اکرم صاحب۔

سینیٹر محمد اکرم: جناب! وہ بتا رہے تھے کہ ہر تیس اور ستر کلومیٹر پر ایک Toll Plaza ہونا چاہیے۔ میں ان سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جو کہ نہایت اہم ہے۔ گوادر سے ہوشاب براستہ پنجگور، یہاں سے ہمارے مستقبل کے CPEC کا گزر ہے۔ اس میں دو سو کلومیٹر تیرہ سال میں مکمل تو ہوا لیکن مجھے کہیں پر بھی Toll Plaza نظر نہیں آیا، ہے ہی نہیں۔ آپ کو کس طرح پتا چلتا ہے کہ کتنے وزن کی گاڑیاں یہاں سے گزرتی ہیں۔ اس کے باوجود pickups, trucks جتنی بھی گاڑیاں گزرتی ہیں، ناقص material کی وجہ سے پل ٹوٹ گئے ہیں، Naleint bridge ٹوٹ گیا ہے، کیچ میں پل ٹوٹ گیا ہے۔ ہمارے نوجوان وزیر صاحب اگر خود بھی اس سڑک پر دو سو کلومیٹر سفر کریں تو تھک جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب مراد سعید: جناب! اس سوال کے تین حصے ہیں۔ ایک یہ کہ کیا mechanism ہے کہ اگر heavy traffic, heavy vehicles سڑک پر آ رہے ہیں۔ اس کا میں بتا دوں کہ پاکستان میں ایک قانون تو بنا تھا لیکن بدقسمتی سے اس کی implementation نہیں ہو سکی تھی۔ جناب! آپ نے Axel Load Regime کا نام سنا ہوگا۔ ہم اس کے حوالے سے اور road safety policy کے حوالے سے تمام صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر اس کو implement کر رہے ہیں۔ وہاں پر جو مختلف weigh station بنے ہوتے ہیں، اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے لیکن weigh stations بھی contractors کو دیے گئے تھے، حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ این ایچ اے اتنا بڑا ادارہ ہے، وہ خود ان چیزوں کو کرتا، axel load کو بھی implement کرتا، weigh station بھی خود بناتا لیکن contractors کو دے کر، انہوں نے پھر اور لوگوں کو دے کر، یہ سلسلہ کیا تھا۔ ہم نے اس پر کام کیا اور یہ آپ کے سامنے آ رہا ہے۔

انہوں نے دوسری بات کی کہ بلوچستان میں آپ کی یہ پالیسی ہے، traffic flow کو دیکھتے ہوئے 35 سے ستر کلومیٹر پر Toll Plaza بنانا ہوتا ہے لیکن بلوچستان میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جہاں پر دو سو کلومیٹر تک ایک Toll Plaza نہیں بنا۔ ایسی بہت ساری مثالیں ہیں، مثالوں کی وجہ security point of view, security reasons تھیں، even

وہاں پر جب contractors کام بھی کرتے تھے اور سڑکیں بھی بنانی تھیں، وہاں security وجوہات کی بنیاد پر کئی جگہوں پر سڑکوں کے کام کو روکنا پڑا۔ لہٰذا ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے بھی ہم نے صوبائی حکومت کے ساتھ مل کر، وہاں کے stake holders کے ساتھ مل کر ایک ایسی پالیسی بنائی ہے کہ کوئی کام شروع ہو جائے تو وہ وقت پر مکمل ہو اور Toll Plazas کو بھی ٹھیک کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ۔

*Q. No. 44 Senator Muhammad Usman Khan Kakar:Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state the number of students of Balochistan whose M.Phil and Ph.D. courses fees have been reimbursed to them under the Prime Minister Fee Reimbursement program during last five years with district wise breakup?

Mr. Shafqat Mahmood: A total of 8902 (eight thousand nine hundred, and two) students of Balochistan whose M.Phil and Ph.D. courses fees have been reimbursed by Higher Education Commission (HEC) under the Prime Minister Fee Reimbursement Program during last five years. The district-wise break up is attached at Annex-I.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت کی جانب سے HEC کے تقریباً 27 ارب روپے نہیں دیے گئے ہیں۔ میٹنگ ہوئی تھی، Vice Chancellors کو کہا گیا ہے Universities کو چلانے کے لیے آپ چندہ لے لیں۔ Scholarships, reimbursement اور تین چار scholarships ہیں۔ Scholarships کو پچاس فیصد سے زیادہ کم کر دیا گیا ہے۔ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ 27 ارب روپے کے مطابق ان کو رقم دینی چاہیے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: ٹھیک ہے، noted the suggestion میرے خیال میں اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیے۔ کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ہوسکے funding دی جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔

*Q. No. 45 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh :Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to refer to Senate starred question No. 61 replied on 5th March, 2019 and state the number of inspectors of drugs presently working in the Islamabad Capital Territory with province wise break up?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: At present (02) Federal Inspector of Drugs are working in the Islamabad Capital Territory under Drug Regulatory Authority of Pakistan.

Province wise break up is as under:

Sr.No	Designation	No. of Inspectors	Area / Field Office
1	FID	02	Rawalpindi / AJK
2	FID	02	Islamabad Capital Territory
3	FID	03	Peshawar
4	FID	07	Lahore
5	FID	07	Karachi
6	FID	01	Quetta

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ ملک میں Federal Inspector of Drugs کتنے ہیں۔ معذرت کے ساتھ میرے خیال میں جو نئے Adviser ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں،آپ سوال کریں۔ ویسے یہ سوال تو آپ خود اپنی کمیٹی میں کر لیں کیونکہ آپ اس کے چیئرمین ہیں۔ میرے خیال میں health issues کو آپ اِدھر raise نہ کریں۔ سوال نمبر ۴۷، سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 47 Senator Rana Mahmood Ul Hassan:Will the Minister for Inter Provincial Coordination be pleased to state:

(a) whether it is fact that Pakistan Cricket Board had purchased different instruments/gadgets to gauge fitness of players in recent past, if so, the details thereof along with total expenditure incurred upon their purchase;
(b) the procedure, which was adopted to make such purchase;
(c) whether audit was carried out of such purchase, if so, the details thereof ; along with the authority, who carried out audit and finding thereof;
(d) whether it is also a fact different instruments/gadgets are not being used for the fitness of players, if so, the reasons thereof; and
(e) what steps are being taken to conduct a third party independent assessment of such purchase and utility of such purchase at an earliest?

Dr. Fehmida Mirza: (a) Yes the detail is attached(Annex-A).

(b) PCB is the sole governing body for cricket in Pakistan and is vested with the exclusive authority to

regulate the game whilst operating and functioning independently as a unique and autonomous entity under its Constitution issued vide SRO No. 43(KE)/2014 dated 14th July 2014. PCB generates its own revenues and neither takes nor receives any grants/funds from the Government or Public Exchequer. In fact, it is the only sports organization which pays taxes and undergoes annual internal and external audits. As such, PCB complies with all relevant rules, regulations and procedures applicable to it.

(c) All payments made until 30th June 2018 have been audited by the external auditors of PCB, M/s Deloitte Yousuf Adil, Chartered Accountants.

(d) All instruments/gadgets are in use.

(e) Not required.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۴۹، سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 49 Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the assistance provided by World Health Organization (WHO) in the field of mental health in the country during the last ten years with province wise breakup;

(b) the names of main recipients / beneficiaries of the funds provided by the WHO with respect to mental Health in the country during the said period;

(c) whether any audit of the utilization of the said funds has been carried out, if so, the findings thereof;

(d) whether the said Organization has provided any training in the fields of mental health during that period, if so, the names, addresses and place of domicile of the persons who where imparted those training; and

(e) the activities / assistance being provided by that Organization in the said field at present with province wise break up?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: The information for preparation of reply of this question is requested to the provinces which are still awaited from the Provincial Governments. It is, therefore, requested to please defer this question for next Rota Day of the Ministry.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۰، سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 50 Senator Kalsoom Perveen:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state whether it is a fact that pharmaceutical companies have increased the prices of their medicines in the country during the last three months, if so, the details of increase made in the prices and reasons thereof?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: The increase made in the prices of medicines during the last three months is as under:-

(1) The Federal Government has approved increase in maximum retail prices (MRP) of drugs as under:

- Nine percent over and above the maximum retail prices as determined under hardship category during the year 2018; and
- Fifteen percent over and above existing maximum retail prices determined under Drug Pricing Policy, 2018 for drugs other than those specified in clause (i).

(2) Price of approximately 490 drugs were increased under hardship category vide SRO 1610(I)/2018 dated 31-12-2018 after approval by the Federal Government.

Reasons for increase the prices of drugs are as under:

- Devaluation of Pak Rupee against USD @ 30%, during 2018.
- Increase in prices of raw materials and packaging materials of drugs.
- Increase in manufacturing cost due to rise in cost of utilities i.e electricity and gas.
- Increase in prices of API in China due to closure of plants on account of environmental reasons.
- Unavailability of quality drugs due to increase in cost of production of API.
- Multinational companies are retreating and investment opportunities are also being affected.

جناب چیئرمین: سوال نمبر۵۱، سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔ نہیں، کیونکہ وہ خود قائمہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

*Q. No. 51 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination's be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the WHO has made it obligatory for all persons traveling from Pakistan to carry the polio vaccination certificate and also get vaccinated before coming from Pakistan; and

(b) the steps being taken by the Government to administer polio vaccine to persons coming to Pakistan through Pak-Afghan border with particular reference in Balochistan?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Yes, it has been made obligatory by the WHO IHR Emergency Committee since May 2014 that all travelers travelling out from the Polio endemic countries including Pakistan, Afghanistan and Nigeria should be vaccinated against Polio to minimize the risk of international spread of Polio virus. The Polio vaccination certificate is accordingly provided after the vaccination that should be kept by the travelers as a proof of vaccination with themselves during travel and is valid for one year.

(b) The steps that have been taken by the Government to vaccinate population coming in from Afghanistan to Pakistan through Pak-Afghan borders include:

- Establishment of vaccination transit points at all border crossings with Afghanistan where all under-10 children incoming from Afghanistan are vaccinated.

- To further reduce the risk, incoming travelers of all ages are vaccinated at the Torkham and Friendship Gate crossing points.
- The Afghan Refugee Camps and settlements in the country as well as the bordering areas with Afghanistan are also included in each polio campaign.
- The vaccination of repatriating and high-risk mobile populations is also ensured through proper mapping and tracking.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۲، سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔

*Q. No. 52 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh:Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:

(a) the names of areas/projects of Education sector which the Ministry for Federal Education and Professional Training is working in collaboration with the UNDP, indicating also the amount of funds being provided by the UNDP in the said areas/projects; and

(b) whether the said projects have also been launched in the provinces, if so the details thereof?

Mr. Shafqat Mahmood: (a) Ministry of Federal Education and Professional Training is not working in collaboration with UNDP nor funds and provided for any project

(b) Stated as above.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! یہ Federal Education کے بارے میں ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ میں نے پورا سوال پڑھا بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ جمالدینی صاحب، ضمنی سوال ہے؟ نہیں ہے۔ سوال نمبر ۵۳، سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 53 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state:

(a) the details of percentage increase / decrease registered in the yields of major crops of Pakistan like cotton, sugarcane, wheat, rice and maize since 2009; and

(b) the steps being taken by the Government to increase the per-hactare yield of the said crops?

Sahibzada Muhammad Mehboob Sultan:

(a) YIELD PER HECTARE OF MAJOR AGRICULTURAL CROPS

				(Kg/Hectare)	
Fiscal Year	Wheat	Rice	S.cane	Maize	Cotton lint
2009-10	2553	2387	52357	3488	707
2010-11	2833	2039	55981	3805	725
2011-12	2713.751	2395.924	55221.18	3990	815
2012-13	2795.709	2397.739	56475.9	3983	768
2013-14	2824.032	2437	57535.27	4316	774
2014-15	2725.258	2422.345	55063.1	4242.263	801.7562
2015-16	2778.946	2482.117	57847.17	4425.693	581.3232
2016-17	2974.142	2514.317	61972.09	4550.445	729.2085
2017-18	2854.742	2568.08	61198.21	4635.772	752.5926
% inc/dec	10.5698	7.05118	14.4468	24.759	6.05807

Yield of major crop of Pakistan varies from 2009-10 to 2017-18 due to various factors. According to the data provided by Provincial Crop Reporting Centers an increase of 10.5% recorded in wheat, 7% in Rice 14% in sugarcane, 24% in Maize and 6% in Cotton . However, the area of the cotton has been decreased due to competitive crops like maize and sugarcane.

(b) Ministry of NFSR has developed 13 projects with cost of Rs. 284 billion over next 05 year. The projects directly and indirectly cater to the objectives of SDGs. The Government is also working to boost the production of Agricultural crop as per the requirement of the country through various means:

- Introduction of highly productive crop varieties
- Introduction of innovative technologies in hyberdization process
- A provision of subsidy on selective crops by the provincial governments
- A promulgation legislative frame work for the promotion of crop varieties
- Protection of crop varieties by the promulgation of PBR Act 2016

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۴، سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 54 Senator Muhammad Talha Mahmood:Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the date on which work was started on the project for construction of Faisalabad-Khanewal Expressway;

(b) the details of work completed on the said Expressway so far and the time by which the remaining work will be completed; and

(c) the amount released for the said project so far and the details of utilization of the same?

Mr. Murad Saeed: (a) The work on the project for construction of Faisalabad-Khanewal Expressway (Motorway) was started on 25th February 2010.

(b) Current status of M-4 Packages is as under;

1. Package-I (Faislabad-Gojra 58 KMs) Completed and opened for traffic since March 2015.
2. Package-2A (Gojra- Toba Tek Singh 31KMs) Completed and opened for traffic since February 2019.
3. Package-2B (Toba Tek Singh Shorkot, 30KMs) Completed and opened for traffic since February 2019.
4. Package-3A (Shorkot- Abdul Hakeem-Khanewal, 31KMs)
   Completed and opened for traffic since March 2019.
5. Package-3B (Abdul Hakeem- Khanewal, 34KMs)
   Major work completed, while ancillary works are in progress and likely to be completed by 31 May, 2019.
6. M-4 Ext (Khanewal-Multan, 56 KMs)

Completed and opened for traffic since November 2015.

(c) Details attached at ANNEX-A.

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY
FAISALABAD KHANEWAL (M-4)
Up to 30th June, 2018

Sr.No.	Project Name	Project Cost	Amount released (Gross WorkDone+ Escalation)	Expenditure
1	Faisalabad to Gojra	10,289,272,000	12,467,267,357	12,467,267,357
2	Gojra to Jamani	8,355,060,146	5,885,169,326	5,885,169,326
3	Jamani to Shorkot	10,821,261,244	5,475,495,883	5,475,495,883
4	Shorkot to Dinpur	11,220,708,974	5,109,453,585	5,109,453,585
5	Dinpur to Khanewal	10,821,261,244	3,705,635,492	3,705,635,492
Total:-		**51,507,563,608**	**32,643,021,643**	**32,643,021,643**
Payment Made to Consultant on Faisalabad - Khanewal Project M-4 184 KM				1,087,619,163
Grant Total				**33,730,640,806.00**

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۵، سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 55 Senator Muhammad Talha Mahmood:Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the amount allocated for developmental and non-developmental expenditures of the Ministry of Communications during the financial year 2015-16;

(b) the details of projects on which the said developmental expenditures were made; and

(c) the steps being taken by the Government to reduce the non-developmental expenditures of the said Ministry?

Mr. Murad Saeed: (a)

Development Budget	Nil
Non Development Budget	Budget amounting to Rs.117.737 million was allocated to the Ministry of Communications during the year 2015-16. Expenditure to the extent of Rs. 93.569 million was incurred during the above said year.

(b) Nil

(c) The expenditure is being incurred with due economy or actual basis in accordance with the Government Rules.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۶، سینیٹر راحیلہ مگسی صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 56 Senator Rahila Magsi:Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Germany has worked out of plan to import human resources by 2020, if so;

(b) the details of said plan; and

(c) the plan of action prepared by our Government to provide technical and professional education to workforce in Pakistan so that it could get maximum opportunities in 2020 manpower import plan?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development: (a) Yes. Embassy of Pakistan in Germany has informed regarding requirement of skilled workers in that country.The German Government has approved a new immigration law which is due to enter into force in the year 2020.

(b) Germany has formulated a new immigration policy which is aimed at attracting highly skilled migrants/workers proficient in German language. As of September 2018, Germany was facing a shortage of 338,200 (highly skilled) manpower. It is estimated that Germany would require 3 million skilled workers by the year 2030.

According to the plan, the skilled workforce in demand includes the categories ranging from chefs, metallurgy workers, engineers, healthcare workers, mathematicians to IT technicians performing advanced machine-control system, writing software, ensuring security of complex system and managing online applications.

(c) The present Government is fully cognizant of the need to explore and capture new avenues for overseas employment, especially, in the non-traditional labour markets. Ministry of Overseas Pakistanis and Human Resource Development is making its utmost efforts to seize the German job market opportunity and has proposed to Ministry of Federal Education and Professional Training to consider drafting Memorandum of Understanding (MoU) with Germany for collaboration in technical training and export of manpower with special focus on mutual skills recognition. The MoU to the effect

is under consideration in the Ministry of Federal Education and Professional Training.

An Inter-Ministerial Task Force on Overseas Employment and Welfare of Overseas Pakistanis under the Chairmanship of Special Assistant to Prime Minister on Overseas Pakistanis & Human Resource Development was constituted by Economic Coordination Committee (ECC) with specific Terms of Reference (ToRs) for employment promotion. The stakeholders concerned include skills development institutes as members of the Task Force, who meet regularly with a view to come up with concrete proposals in the given time frame.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۹، سینیٹر چوہدری تنویر خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 59 Senator Chaudhary Tanvir Khan:Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state:

(a) the number of disabled persons employed in the Ministry of Inter-Provincial Coordination during the last five years with year wise and grade wise break up; and

(b) the number of posts for the disabled persons in the Ministry at present and the number of persons working against the said posts?

Dr. Fehmida Mirza: (a) This Ministry has neither made any direct recruitment/ appointments nor appointed any disabled person during the last five years.

(b) Further, the recruitment of BS-17 & above (for Cadre groups) is the domain of Establishment Division who maintains domiciles. Similarly, the Ex-cadre officers in BS-17 to BS-19 are recruited under framed

Recruitment Rules through FPSC who scrutinize and verify domiciles at their own. However, at present no disabled person (BS-17 & above) working against said posts.

(c) However, it is added that following four disabled employees (of devolved Ministries/Divisions) have been working in this Ministry against their 2% quota:—

S. No	Name/ Designation	Nature of Disability	Date of Appointment	Domicile
1.	Mr. Naqeeb Shah, APS (BS-16)	Physically disabled (Short heighted)	15-09-2010	KPK
2.	Mr. Khalid Mehmood , Assistant (BS-16)	Paralyzed from right arm	23-06-1993	Punjab
3.	Mr. Ishrat Mehmood, Naib Qasid (BS-01)	Disabled from one leg	11-12-2010	Punjab
4.	Mr. Zaheer Ahmed, Naib Qasid (BS-02)	Blindness	23-03-2004	Islamabad

Detailed break-up in respect of this Ministry is as under:

Sanctioned strength from BS-16 and below	Working strength	2% disabled quota	Posts already filled in
250	172	3.44	04

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۲، سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 62 Senator Kalsoom Perveen:Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the toll Plaza originally established on GT road in front of the sector B-17, Islamabad has been shifted to sector D-17 near Sangjani, Islamabad, if so, the reasons thereof;

(b) whether it is also a fact that the residents of B-17 have to pay toll tax at the said plaza whereas the residents of nearby villages are exempted from the same, if so, the reasons thereof; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to exempt the residents of sector B-17 from paying toll tax at toll plaza, if not, the reasons thereof?

Mr. Murad Saeed: (a) Earlier the Sangjani toll plaza was established on N-5 at Km 1562 + 900 keeping in view the requirements of road and as per NHA ACT 1991 amended in 2001. At that time the residential colonies like B-17 or D-17 did not exist. The heavy traffic used to take a detour short of the said location. Therefore, in order to shift all traffic on NHA road network, the toll plaza was shifted to Km 1560 + 000.

(b) Each category of vehicle whether coming from B-17, D-17 or any other nearby locality has to pay toll tax. As per NHA toll exemption policy, only following vehicles are exempted:

On National Highways

a. Armed Forces of Pakistan (bearing broad arrow Number plates)

b. Ambulances
c. Fire Brigades
d. Provincial Police
e. Vehicles having High Court Flags/Insignia Plates.
f. National Highways and Motorways Police.

On Motorways

a. National Highways and Motorways Police.

(c) There is no such proposal under consideration regarding exemption to residents of B-17 as this is against NHA's toll exemption policy.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۳، سینیٹر راحیلہ مگسی صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 63 Senator Rahila Magsi:Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state:

(a) the reserves / quantity (in metric tons) of wheat and other specified commodities maintained by Pakistan Agricultural Storage and Services Corporation (PASSCO) at present; and
(b) whether the said reserves of wheat and other commodities are sufficient to meet the needs of the country?

Sahibzada Muhammad Mahboob Sultan: (a) 1,305 million M.Ton wheat is available with PASSCO as on 10th April, 2019, out of which 0.920 million M.Ton is Federal Strategic Reserve and 0.080 million M.Ton as SAARC Food Bank Reserve.

(b) Above mentioned reserve of 1.0 million M.Ton is sufficient for 14 days requirement of Pakistan.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۴، سینیٹر راحیلہ مگسی صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 64 Senator Rahila Magsi:Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state the steps taken by the Pakistan Agricultural Storage and Services Corporation (PASSCO) for provision / improvement of food security in the country wince 2013 at national and provincial level separately?

Sahibzada Muhammad Mahboob Sultan: Every year about 0.9 to 1.1 Million M.Ton wheat is purchased through support price mechanism to ensure:

a. Provision of support price benefit to the farmers community.
b. Issuance of Wheat to deficit provinces.
c. Relief to the nation in times of calamities.
d. PASSCO has 304x house type godowns and 28x silos with combined covered storage capacity of 536,323 M.M Tons to ensure that procured wheat is stored in safe and secure environments. 20x house type godowns were added through its own funds during the year 2016.
e. 14x godowns (newly constructed) are ready for storage purpose and by adding them, covered storage capacity will boost upto 555,408 M.Tons
f. Furthermore, to boost the covered storage capacity, 23x more new godowns are being constructed in Hyderabad, Sakrand and Sukkur in Sindh and Okara and Musa Virk (Khanewal) in Punjab provinces which will further boost

the covered storage capacity to 586,762 M.Ton which will contribute positively in ensuring National Food Security.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۵، سینیٹر ثمینہ سعید صاحبہ۔

*Q. No. 65 Senator Samina Saeed:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is shortage of anti-rabies vaccine in the country, if so, the steps being taken by the Government to overcome the same; and

(b) whether it is also a fact that the said vaccine is being imported and local manufacturing of the same is not available, if so, the steps being taken by the Government for manufacturing of anti-rabies vaccine within the country.

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) There was a temporary shortage of anti-rabies vaccine in November and December 2018, due to quality issues in the leading manufacturing countries i.e. China. Rabies is a disease of 3rd world country caused by dog bite; therefore, this vaccine is mainly manufactured in china and India. After January 2019 the supply have become available again and presently there is no shortage of ant-rabies vaccine.

(b) Pakistan is itself rabies manufacturing country, NIH Islamabad has also started manufacturing and supplying rabies vaccine to all government hospitals. It is expected that there

will be no shortage of this vaccine due to local manufacturing as well as import of rabies vaccine from China and other countries.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ثمینہ سعید: جناب! وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ابھی ہم نے یہ vaccine NIH میں بنانی شروع کر دی ہے۔ کیا یہ گرمیوں کے موسم تک اتنی مقدار میں بن جائے گی کہ یہ پورے ملک کے ہسپتالوں کو مہیا کر سکیں؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے پارلیمانی امور۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: سینیٹر صاحبہ، دو components ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ NIH بھی supply کرتا ہے، چین اور انڈیا سے بھی آتی ہے۔ اس کے علاوہ private sector میں AMSON ایک بڑی private institute ہے، یہ بھی روات میں supply کرتا ہے۔ میں پورے یقین سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ ان شاء اللہ جہاں تک availability of vaccine ہے، یہ کسی صورت کم نہیں ہو گی، پوری طرح مہیا ہو گی۔ اس وقت health sector میں ہمارے لیے ایک daunting challenge ہے، اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ پوری خوش اسلوبی سے دیکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر غوث محمد خان نیازی صاحب۔

سینیٹر غوث محمد خان نیازیؒ: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ anti-rabies vaccine ہے، تقریباً ڈیڑھ اربؔ روپے کی ہم انڈیا سے import کرتے ہیں۔ ہمارا اتنا زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ وزیر صاحب سے سوال ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا کر رہے ہیں؟ میرے علم میں ہے کہ ہمارے کچھ دوست یا کچھ کمپنیاں یہاں پر manufacture کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کو facilitate نہیں کیا جاتا۔ وہ کہتے ہیں کہ حکومت ہمیں surety دے کہ وہ ہم سے خریدے گی تو ہم یہ vaccine تیار کرنے کو تیار ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: نیازی صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ آج ہی مجھے ملیں۔ ہم ان شاء اللہ بالکل open book کی طرح ان کی معاونت کریں گے کیونکہ

ہمیں ہر لحاظ سے import substitute کو اپنے ملک میں زیادہ سے زیادہ strengthen کرنا ہے تاکہ ہمارا Current Account Deficit کم سے کم ہوسکے۔اس سلسلے میں جو بھی suggestion ہوگی،ان شاء اللہ میں خود Secretary, Ministry of Health کو لکھوں گا اور پوری کوشش کروں گا کہ backing سے ایک free, competitive bidding پر یہ چیز ہمارے سامنے آئے۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر ٦٦، سینیٹر ثمینہ سعید صاحبہ۔

*Q. No. 66 Senator Samina Saeed:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state whether there is any shortage of the anti snake bite vaccine in the country, if so, the steps being taken by the Government to overcome the same?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: There is no shortage of anti snake vaccine in the country. As per report of Public Health Research Council (PHRC) total 20,000 snakes bite cases registered every year. The mortality rate is around 1.9 per 100,000 population (report PHRC 2008).

NIH is the only producer of Anti Snake Vaccine in Pakistan; currently produce 25,000 to 30,000 vials annually.

A new mega sera project with the manufacturing capacity up to 100,000 vials is under construction and will be operational by August/ September 2019. On the completion of this project, Pakistan will not only gradually meet the country's demand but also be able to export ASV to the neighboring countries.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ثمینہ سعید: نہیں جناب! مجھے بڑا detailed answer مل گیا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۸، سینیٹر غوث محمد خان نیازی صاحب۔

*Q. No. 68 Senator Ghoús Muhammad Khan Niazi: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is fact that there is shortage of anti snake vaccines in the Government hospitals in Islamabad Capital Territory, if so, the steps being taken by the Government to overcome the same;

(b) whether it also a fact that the said vaccines are being imported from the India; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to prepare the said vaccines within the country in the institutes like National Institute of Health (NIH) etc. if so, the details thereof?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) There is no shortage of Anti Snake Venom Serum (ASVS) as such in the country.

(b) NIH is the only producer of ASVS in Pakistan, currently produces 25,000 to 30,000 vials annually. In case of supply demand gap Anti Snake Venom Serum (ASVS) is imported by private sector mostly from India due to the same type of snakes and regional conditions.

(c) Keeping in view the country's future requirement a new mega sera project with

enhanced capacity of up to 100,000 vials is under construction and will be operational by August / September this year. On the completion of this project, Pakistan will not only gradually meet the country's demand but also be able to export ASV to the neighboring countries.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر غوث محمد خان نیازی: جناب! Anti-snake کے ساتھ anti-rabies تھا۔ انہوں نے جواب دے دیا، ضمنی سوال نہیں ہے لیکن میں یہ request کروں گا کہ جو لوگ ہمارے ملک میں بنانا چاہتے ہیں، ان کو facilitate کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے خصوصاً anti-snake vaccines کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے علاقے میں problems ابھر کر آرہے ہیں، بعض علاقوں کا نام میں اس لیے نہیں لوں گا کہ وہ علاقے نہایت ہی حساس ہیں۔ نوشکی، چاغی، بارکھان میں snake bite کے سینکڑوں cases آچکے ہیں لیکن جو available vaccines ہیں، یہ imported ہیں through Afghanistan, شاید انڈیا کے ہیں یا چین کے ہیں۔ ان کی شکایت یہ آرہی ہے کہ وہ out dated ہیں تو کیا ہم اس قابل بھی نہیں ہیں کہ anti-snake vaccine produce کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! اس وقت جو current production ہے وہ 25000 سے 30000 vials doses کا ہے لیکن ایک نیا پراجیکٹ ہمارا آرہا ہے mega Sera project جو ان شاءاللہ تعالیٰ manufacturing پر آجائے گا۔ اس سے production بیس، پچیس ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ تک چلی جائے گی۔ جیسے سینیٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نہ صرف اپنی ضرورت پوری کریں گے بلکہ ان شاء اللہ تعالیٰ export کرنے کے بھی قابل ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سراج الحق صاحب۔

*Q. No. 67 Senator Sirajul Haq:Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to introduce a new educational policy, if so, the details thereof and the time by which the same will be introduced?

Mr. Shafqat Mahmood: Currently there is no proposal under, consideration of the present government to introduce a new education policy. However, a National Education Policy Framework 2018 has been approved and launched by Ministry of Federal Education & Professional Training (Annex-I).

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library.)

جناب چیئرمین: موجود نہیں ہیں، سوال پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ اگلا سوال غوث محمد خان نیازی صاحب۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ہے یا نہیں ہے۔

سینیٹر غوث محمد خان نیازی: وہ میں نے پہلے کہہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ۔

*Q. No. 69 Senator Syed Muhammad Ali Shah Jamot: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the details of doctors and paramedical staff appointed in the Federal government Hospital, Chak Shehzad during the last three years with province wise break up; and

(b) the number of doctors and paramedical staff in the said hospital whose services have been regularized during that period indicating also

the number of the same who are still working on contract basis?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Province wise breakup of appointment on regular/ contract basis during last three years is at Annex-A.

(b) No employee has been regularized during last three years. The number of employees working on contract basis during last three years is as under:

No. of contract employees	Appointed Since
05	2016
07	January 2019

ANNEX-A

FEDERAL GENERAL HOSPITAL
Islamabad
******

LIST OF DOCTORS AND PARAMEDICS APPOINTED IN LAST 3 YEARS

BPS	Domicile							
	Punjab	Sindh R	Sindh U	KPK	Balochistan	GB	AJK	FATA
19	-	-	-	-	-	-	-	-
18	01	02	-	-	-	-	-	-
17	15	04	01	04	03	01	01	0
16	31	10	03	07	04	02	03	-
15	-	-	-	-	-	-	-	-
14	-	-	-	-	-	-	-	-
13	-	-	-	-	-	-	-	-
12	-	-	-	-	-	-	-	-
11	-	-	-	-	-	-	-	-
10	-	-	-	-	-	-	-	-
09	05	-	-	03	-	-	-	-
08	-	-	-	-	-	-	-	-
07	-	-	-	-	-	-	-	-
06	-	-	-	-	-	-	-	-
05	-	-	-	-	-	-	-	-
04	-	-	-	-	-	-	-	-
03	-	-	-	-	-	-	-	-
02	-	-	-	-	-	-	-	-
01	-	-	-	-	-	-	-	-
Grand Total	52	16	04	14	07	03	04	00

جناب چیئرمین: موجود نہیں ہیں، جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ۔

*Q. No. 70 Senator Syed Muhammad Ali Shah Jamot:Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:

(a) the number of schools registered with PIERA in Islamabad Capital territory at present;
(b) the details of schools registration of which was suspended or cancelled by PIERA during the last two years; and
(c) whether the staff of PIER visits the said schools to evaluate their performance?

Mr. Shafqat Mahmood: (a) In line with Islamabad Capital Territory – Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013 and in pursuance of Private Educational Institutions (Registration & Fee Determination) Rules, 2016, so far, registration certificates have been issued to more than 1,100 private schools in ICT. Whereas, more than 400 cases are under process.

(b) Legal notices are issued to private schools in case of non-compliance to terms and conditions of registration or violation of Rules, 2016 or contravention of Islamabad Capital Territory – Private Education Institutions (Registration and Regulation), Act, 2013. Furthermore, during last two years, registration of one private school i.e. Bahria Foundation College, E-9, Islamabad was

cancelled on account of non-compliance of Orders passed by Wafaqi Mohtasib.

(c) Section 5 of Islamabad Capital Territory – Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013 and Rule 5 of Private Educational Institutions (Registration & Fee Determination) Rules, 2016 provides a comprehensive framework for inspection of Private Educational Institutions (PEIs) of ICT. Before processing of cases for registration each school is inspected by the inspection team of the Authority through a structured inspection proforma, Annex-A. This proforma has been developed in line with terms and conditions of registration enlisted in Private Educational Institutions (Registration & Fee Determination) Rules, 2016. On the basis of the report of inspection team, decision is made by the Authority whether to award registration or otherwise. In case of deficiencies, time frame is given to the school and after the expiry of given deadline, schools are re-inspected. Inspection proforma also facilities to examine the overall performance of the school.

Copies of Islamabad Capital Territory – Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013 and Private Educational Institutions (Registration & Fee Determination) Rules, 2016 Annex-B.
(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

جناب چیئرمین: موجود نہیں ہیں، جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ سینیٹر قرۃ العین مری صاحبہ۔

*Q. No. 71 Senator Quratulain Marri:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state the present status of the Health Card system introduced by the Incumbent Prime Minister and the time by which the same will be implemented throughout he country?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Federal Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination (NHSRC), in collaboration with participating Provincial and Regional Governments, is working on its social health protection initiative of "Sehat Sahulat Program" to provide free of cost health insurance (Sehat Insaf Card) to poor and vulnerable families in Pakistan to secure cashless indoor health care services worth Rs. 720,000 from empaneled hospitals.

It is planned that services of Sehat Insaf Card will expanded to approximately 10 million poor and vulnerable families in Pakistan during the financial year 2019-20.

Expected families in the program per province / region are as below:—

- Punjab: 6,897,000 families
- Balochistan: 500,000 families
- Tharparker (Sindh): 278,000 families
- AJK: 335,000 families
- Gilgit Baltistan: 126,000 families
- Merged districts: 1,000,000 families
- Islamabad: 85,000 families

Information regarding the benefit packages and services being provided to the enrolled poor families is placed in Annex-A.

Names of the districts in which beneficiaries of SSP are present is placed in Annex-B.

Exclusion criteria for secondary treatment is placed in Annex-C.

Inclusion criteria for 7 priority treatment is placed in Annex-D.

ANNEX-A

SEHAT SAHULAT PROGRAM / SEHAT INSAF CARD
Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination

#	ENHANCED BENEFIT PACKAGE
1.	**Coverage:** • Indoor cashless health care services
2.	**Insurance Limits (Rs: 720,000 per family per year):** • Basic Secondary Care Coverage: Rs: 60,000 per family per year • Additional Secondary Care Coverage: Rs: 60,000 per family per year • Basic Priority Care Coverage: Rs: 300,000 per family per year • Additional Priority Care Coverage: Rs: 300,000 per family per year
3.	**Priority Care Treatments:** • Heart diseases (Stunts + Open heart surgeries) • Diabetes mellitus complications • Burns and accidents • Dialysis • Chronic infections complication • Organ failure management • Cancer management including chemotherapy, radiotherapy & surgery • Neuro-surgical procedures
4.	**Minor Treatment Covered:** • All medical and surgical illnesses • Maternity services (Normal Delivery or C-Section • All emergencies
5.	**Transportation Cost:** • Rs: 1,000 at the time of discharge
6.	**Burial Support (if death occurs in empaneled hospital):** • Rs: 10,000 per death
7.	**Inter Provincial / Inter District Portability:** • Free of cost services from any empaneled hospital in Pakistan
8.	**Medicines on Discharge:** • 5 day post discharge medicines (if required)

Sr. #	Districts	Potential Beneficiary Families	Sr. #	Districts	Potential Beneficiary Families
Punjab					
1	Khanewal	168,882	19	Khushab	80,685
2	Narowal	84,458	20	Lahore	542,445
3	Sargodha	239,704	21	Leiah	98,953
4	Rahim Yar Khan	334,917	22	Lodhran	144,163
5	Attock	102,446	23	Mandi Bahauddin	82,702
6	Bahawalnagar	182,534	24	Mianwali	95,378
7	Bahawalpur	282,087	25	Multan	299,369
8	Bhakkar	134,447	26	Muzaffargarh	451,821
9	Chakwal	94,309	27	Nankana Sahib	94,406
10	Chiniot	97,819	28	Okara	233,500
11	Dera Ghazi Khan	243,550	29	Pakpattan	128,885
12	Faisalabad	424,771	30	Rajanpur	212,623
13	Gujranwala	262,131	31	Rawalpindi	280,901
14	Gujrat	136,975	32	Sahiwal	174,886
15	Hafizabad	69,331	33	Sheikhupura	187,285
16	Jhang	117,945	34	Sialkot	164,929
17	Jhelum	69,466	35	Toba Tek Singh	128,368
18	Kasur	269,145	36	Vehari	181,546
Total					**6,897,762**
Sindh					
12			26	Tharparkar	105,324
Total					**105,324**
Balochistan					
1	Awaran	3,786	17	Loralai	28,964
2	Barkhan	13,820	18	Mastung	9,674
3	Chagai	11,919	19	Musakhel	8,950
4	Dera Bugti	9,815	20	Nasirabad	21,958
5	Gwadar	19,614	21	Nushki	7,781
6	Harnai	6,542	22	Panjgur	3,738
7	Jaffarabad	49,787	23	Pishin	42,812
8	Jhal Magsi	9,873	24	Quetta	54,940
9	Kalat	20,335	25	Sherani	5,836
10	Kech	27,073	26	Sibbi	13,264
11	Kharan	9,359	27	Washuk	5,707
12	Khuzdar	34,180	28	Zhob	18,116
13	Killa Abdullah	34,086	29	Ziarat	11,615
14	Killa Saifullah	10,227	30	Mastung	9,674
15	Kohlu	5,641	31	Musakhel	8,950
16	Lasbela	43,863	32		
Total					**543,276**

AJK			**Gilgit-Baltistan**		
1	Muzaffarabad	73,971	1	Diamer	26,842
2	Kotli	43,519	2	Skardu	25,928
3	Bagh	41,921	3	Astore	6,875
4	Bhimber	19,792	4	Ghanche	8,650
5	Hattian Bala	29,468	5	Ghizer	17,103

6	Mirpur	24,511	6	Gilgit	28,917
7	Neelum	27,582	7	Hunza Nagar	12,435
8	Poonch	27,494	8		
9	Sudhnoti	23,255	9		
10	Haveli(Kahuta)	24,059	10		
Total		**335,572**	**Total**		**126,750**

Tribal Districts (FATA)			**Islamabad**		
1	Bajaur Agency	128,268	1	Islamabad	82,937
2	Khyber Agency	70,487		**Total**	**82,937**
3	Kurram Agency	46,076			
4	Mohmand Agency	44,580			
5	Orakzai Agency	12,480			
6	S Waziristan Agency	41			
7	Bajaur Agency	128,268			
	Total	**301,931**			
Grand Total			**8,393,552/-**		

ANNEX-C

SEHAT SAHULAT PROGRAM / SEHAT INSAF CARD

Exclusion Criteria

Exclusion list for Secondary Health Care policy shall include:

1. Costs resulting from self–inflicted injury, attempted suicide, abuse of alcohol or drug addiction.
2. Psychotic, mental or nervous disorders (including any neuroses and their physiological or psychosomatic manifestations) or sexual reassignment (whether or not for psychological reasons).
3. Treatment or investigation of infertility, sterilization or contraception and any complication relating thereto or hormone treatment and investigations.
4. Participation in or training for any dangerous or hazardous sport, pastime or competition or riding or driving in any form of race or competition or any professional sport.
5. Injuries as a result of an illegal act other than a minor misdemeanor or minor delinquency by the insured person.
6. Injury or treatment resulting from war, riots, invasion, act of foreign enemies, hostilities or warlike operations (whether war be declared or not), civil war, mutiny, civil commotion assuming the proportions of or amounting to a popular uprising, military uprising, insurrection, rebellion, military or usurped power or any act of any person acting on or on behalf of or in connection with any organization actively directed towards the overthrow or to the influencing of any government or ruling body by force, terrorism or violence.
7. Ionizing radiation or contamination by radioactivity from any nuclear fuel or nuclear waste, from the process of nuclear fission or from any nuclear weapons material.
8. Services or Treatment in any spa, hydro clinic, sanatorium, nursing home or long term-care facility that is not a Hospital.
9. Acquired immune deficiency syndrome (AIDS), AIDS related complex syndrome (ARCS) and all diseases caused by and or related to HIV virus or any other sexually transmitted disease.
10. Experimental or unproven treatment.
11. All dental Treatments or oral surgery.
12. Cost of correction of refractive errors of the eye and procedures such as Radial Keratotomy and Excimer Laser.
13. Unjustified hospital admission.
14. Cosmetic or plastic surgery, unless it is re-constructive surgery necessitated by an Injury that occurred during the period whilst the insured person was covered under this policy and subject to the limits and sub-limits stated in the structure of benefits.
15. Any increase in the expenses incurred for treatment on account of the insured person being admitted to a more expensive room than allowed by his daily room and board limit.
16. Any Out-patient Treatment except which are in the secondary and priority criteria.
17. Any charges in respect for organ transplant claims.
18. Prostheses, corrective devices and medical appliances which are not surgically required
19. Personal comfort items such as, charges for telephone, meals for other than the patient or other items not medically necessary.
22. Natural catastrophes including, but not limited to, flood, earthquake, avalanche and cyclone.

ANNEX-D

SEHAT SAHULAT PROGRAM / SEHAT INSAF CARD

Inclusion Criteria

Note 1. Diseases mentioned in the list will be excluded from the secondary insurance coverage and will be exclusively covered by the priority treatments coverage for hospitalization.

Note 2. Treatment protocol for the diseases includes investigations 1 day before hospitalization, diagnostics and treatment during hospitalization, intensive care, 5 days post discharge medicines (if required) and one post hospitalization visit.

Note 3. Organ Transplants are completely excluded from packages.

1. **Cardiovascular Disease.**
   Coronary Obstructive disease necessitating angiography, angioplasty or CABG, Hospitalization necessitated by hypertension, Valvular Heart Disease and others
2. **Diabetes Mellitus**
   Complications of increased blood sugar, necessitating hospitalization. Complications like Diabetic foot or Diabetic wound, necessitating hospitalization. IDDM insulin therapy refills for a period of one month after discharge.
3. **Emergency and Trauma.**
   Life and limb saving including Implants and prosthesis. Road Traffic Accidents. Burns and others
4. **End Stage renal disease including dialysis.**
5. **Organ Failure Management.**
   Hepatic. Renal. Cardio-Pulmonary and others
6. **Chronic Diseases**
   Tuberculosis, necessitating hospitalization. Treatment for Hepatitis B&C, including complications of these diseases necessitating hospitalization. Treatment for HIV necessitating hospitalization and others
7. **Oncological diseases**.
   Chemotherapy (Day care or hospitalization). Radiotherapy (Day care or hospitalization). Medical and surgical management requiring hospitalization.
8. **Neuro-Surgical Procedures**
   Including but not limited to Laminectomies. Cerebrovascular Procedures. Spinal Neuro Surgery. Peripheral Nerve Injury and others

جناب چیئرمین: موجود نہیں ہیں، جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ۔

*Q. No. 72 Senator Syed Muhammad Ali Shah Jamot:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the number of patients and hospital who were granted financial assistance for treatment of Liver Transplant by the Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination

during the period from January, 2018 to January, 2019; and

(b) the number of applicants who have paid the charges for the said treatment by themselves and their cases are pending in that Ministry at present for reimbursement / payment of those charges indicating also the time by which the same will be paid to them?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) The number of patients who were granted financial assistance for treatment of Liver Transplant is 75 at five hospitals (i.e. Shifa International Hospital, Shaikh Zayed Hospital Lahore, Military Hospital Rawalpindi, Gambat Institute of Medical Science Sindh and Dow hospital Karachi).

(b) Federal Government only pays fixed package cost. Over and above the fixed package cost is not supported by Ministry and there is no pending request for reimbursements.

جناب چیئرمین: موجود نہیں ہیں، جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

*Q. No. 73 Senator Mushtaq Ahmed:Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether the facilities provided in the rest areas established along the Islamabad-Peshawar Motorway are similar to those provided on Islamabad-Lahore Motorway; and

(b) whether it is a fact that the facilities provided at the rest areas on the Islamabad-Peshawar Motorway are not sufficient to cater to the needs of the passengers with particular reference to the women passengers, if so,

whether there is any proposal under consideration of the government to upgrade the facilities provided there?

Mr. Murad Saeed: (a) No, presently facilities on Islamabad-Peshawar Motorway are not similar to Islamabad-Lahore Motorway.

(b) The current status of Service Areas at Islamabad-Peshawar Motorway (M-1) is as under:—

HAKLA

For bringing the facilities on Islamabad Peshawar Motorway M-1 at par with the facilities available at M-2, NHA has completed procurement process for construction, operation & maintenance at Hakla Service Area with following facilities:—

(i) Fueling facility (Petrol + Diesel)
(ii) Fast Food outlets (famous chains)
(iii) Paid Luxury Toilets (Male + Female)

After completion of open bidding according to PPRA rules, letter of commencement has been issued and work is in progress.

Indus

Under litigation with M/s Petrosin since 2019.

Rashaki

Following facilities are available:

(1) Fueling Facility (Petrol + Diesel)
(2) Restaurants
(3) Mosque
(4) Tuck/Tyre/Lube and work shop
(5) Public Toilets (Male & Female)

For paid luxury toilets, expression of interest was invited for construction twice, but no bid was received. Process for construction by NHA is underway

جناب چیئرمین: موجود نہیں ہیں، جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ سینیٹر صاحبان سے گزارش ہے جب سوال ان کے آ رہے ہوں، مہربانی کر کے ہاؤس میں آیا کریں۔ سینیٹر عبدالرحمٰن ملک صاحب۔

*Q. No. 75 Senator Abdul Rehman Malik:Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the quantity and value (in Pak. Rupees) of medicines / vaccines being imported from India on monthly basis;
(b) whether it is a fact that anti dog bite and anti snack vaccine are not manufactured in the country, if so, the reasons thereof; and
(c) whether it is also a fact that the said vaccines can be manufactured in the country, if so, the reasons for importing the same?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) The quantity and value (in Pak Rupees) of medicines /vaccines being imported from India on monthly basis is enclosed as Annex-A.

(b) Both anti dog bite vaccine and Anti snake venom serum are manufactured in Pakistan by M/s National Institute of Health, Islamabad while M/s Amson Vaccines & Pharma (Pvt.) Ltd., Islamabad manufactures Anti snake venom serum locally.

(c) As stated above, anti-dog bite vaccine and Anti snake venom serum are being manufactured in Pakistan. However, the capacity of the above named manufacturers is not enough

to fulfill the demand of the country; therefore, the said vaccines are also imported by the duly approved registration holders of these biological products to avoid the shortage in the larger public interest.

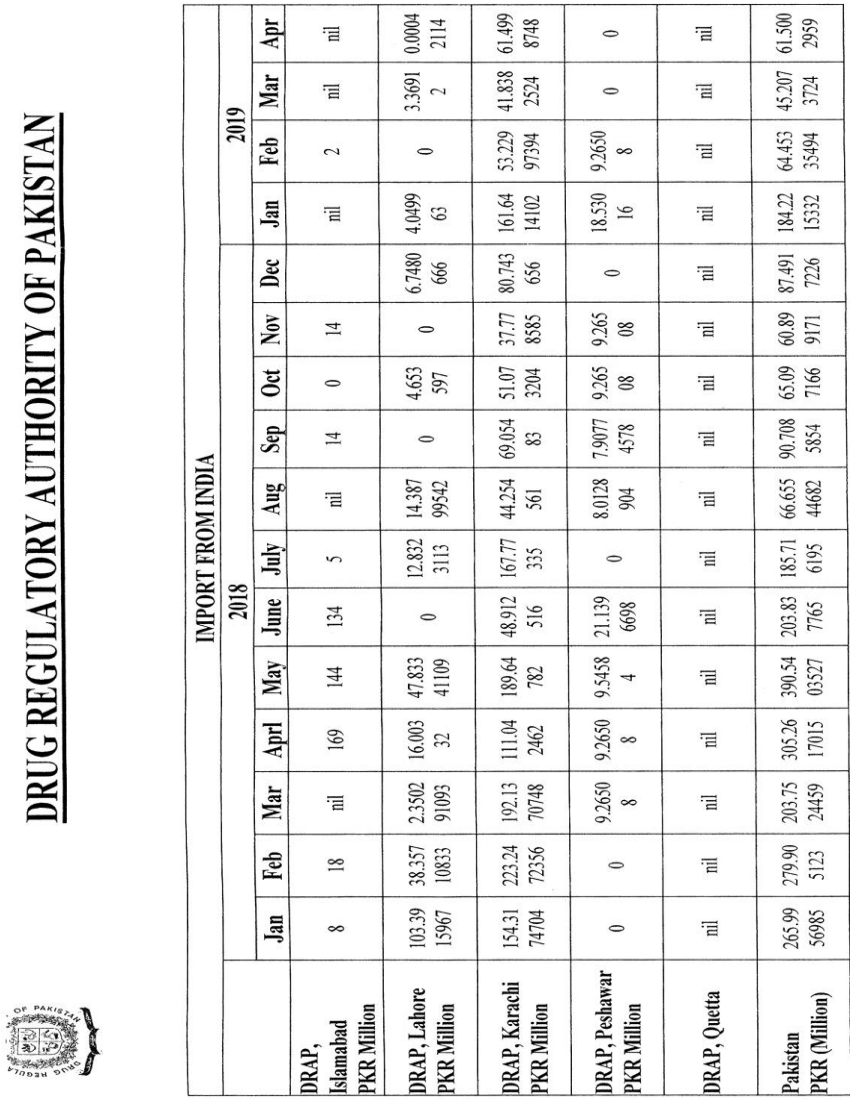

DRUG REGULATORY AUTHORITY OF PAKISTAN

IMPORT FROM INDIA

	2018												2019			
	Jan	Feb	Mar	Aprl	May	June	July	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Jan	Feb	Mar	Apr
DRAP, Islamabad PKR Million	8	18	nil	169	144	134	5	nil	14	0	14		nil	2	nil	nil
DRAP, Lahore PKR Million	103.39 15967	38.357 10833	2.3502 91093	16.003 32	47.833 41109	0	12.832 3113	14.387 99542	0	4.653 597	0	6.7480 666	4.0499 63	0	3.3691 2	0.0004 2114
DRAP, Karachi PKR Million	154.31 74704	223.24 72356	192.13 70748	111.04 2462	189.64 782	48.912 516	167.77 335	44.254 561	69.054 83	51.07 3204	37.77 8585	80.743 656	161.64 14102	53.229 97394	41.838 2524	61.499 8748
DRAP, Peshawar PKR Million	0	0	9.2650 8	9.2650 8	9.5458 4	21.139 6698	0	8.0128 904	7.9077 4578	9.265 08	9.265 08	0	18.530 16	9.2650 8	0	0
DRAP, Quetta	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil	nil
Pakistan PKR (Million)	265.99 56985	279.90 5123	203.75 24459	305.26 17015	390.54 03527	203.83 7765	185.71 6195	66.655 44682	90.708 5854	65.09 7166	60.89 9171	87.491 7226	184.22 15332	64.453 35494	45.207 3724	61.500 2959

جناب چیئرمین: ضمنی سوال؟

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: شکریہ جناب چیئرمین! اس پر میرے دو supplementary questions ہیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پوری قوم کی صحت کا مسئلہ ہے۔ unfortunately یہ وہ sector ہے جو تقریباً ignore رہا۔ دیکھیں spurious medicines ہیں, no action کیا میں معزز وزیر سے پوچھ سکتا ہوں کہ Drug Regulatory Authority کا جو ایکٹ ہے وہ ہماری ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ اگر spurious medicines پکڑی جاتی ہیں، even FIA cannot take action unless they get the approval from the drug inspector اور وہ بھی نہیں ہوتا۔ کیا وزیر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ حکومت کے ذہن میں کوئی regulatory body بنانے کا خیال ہے؟ اگر نہیں ہے تو کب تک ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ہم جو vaccines لا رہے ہیں ہم نے کچھ کمپنیوں کو پاکستان میں monopolise کیوں کروایا ہوا ہے۔ اگر خدانخواستہ آج ہماری انڈیا کے ساتھ جنگ ہو جائے تو آپ آج چیک کر سکتے ہیں۔ میں گارنٹی سے کہتا ہوں کہ ہسپتالوں میں dog bite medicines نہیں ہیں۔ اگر وہ زیادہ import کر دی جائے، why from India, why we have selected only India تو میری وزیر صاحب سے request ہوگی کہ ایک تو اس کا جواب دیں، دوسرا میں یہ چاہوں گا کہ یہ سوال متعلقہ کمیٹی میں جائے تاکہ اس کے اوپر ہم ایک regulator law بنائیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! مجھے دو منٹ دیں گے تاکہ سینیٹ کے میرے جتنے بھی ساتھی ہیں ان کو بتا سکوں کہ میں نے Prime Minister's Secretariat سے آج صبح دو چیزوں کا پوچھا کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔ میرا یہ خیال ہے کہ میرا conscious مجھے مجبور کر رہا ہے کہ میں آپ کے ساتھ share کروں۔ پہلا یہ ہے کہ سینیٹر رضا ربانی صاحب نے یہ بات کی تھی جو CEO, DRAP جعلی ڈگری پر کیسے بھرتی ہوا۔ اس کا جواب منسٹری نے بڑے زبردست انداز میں دیا لیکن چونکہ معزز ممبران نہیں آئے ہوئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں اس کو کمیٹی کے

پاس بھیجا جائے، اس لیے کہ ہماری حکومت میں کسی کو بھی یہ اجازت نہیں ہے کہ ایک unqualified, جعلی ڈگری والا آدمی DRAP کا CEO ہو اور نہ صرف CEO ہو بلکہ کئی سال تک باقاعدہ طور پر حکومت کے فنڈز سے ٹیکس کے پیسے سے، عوام کے پیسے سے اپنی جیب بھرتا رہے۔ اس کو کس نے بھرتی کیا، سمری کیسے move کی گئی، یہ سوال Health Committee کو بھیجیں۔

Mr. Chairman: Matter is referred to the Standing Committee concerned.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: دوسرا یہ ہے کہ جو drugs کی قیمتیں اور drugs availability تھا، یہ میرے خیال میں major issue recently ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ وزیراعظم صاحب نے اس پر ایکشن بھی لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بھی، میں جواب تو دے دوں گا، تفصیل سے دوں گا لیکن اس کو بھی کمیٹی کے پاس جانا چاہیئے کہ ڈرگ کی قیمتیں کیوں زیادہ ہوئیں، کیوں لوگوں کو لوٹا گیا، کیوں مارکیٹ میں دوائیوں کی کمی کی گئی، اس کو enforce کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب چیئرمین: کمیٹی کو بھجوادیا گیا ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: دونوں کی میں نے اجازت لی ہے۔ میرا ضمیر مجھے اس بات کی اجازت نہیں دے رہا کہ میں کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں کو mislead کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعظم سیکرٹریٹ جس سے میں نے اجازت لی ہے، میں ان کو بھی appreciate کرتا ہوں، میں Health Department کے ڈاکٹر مرزا صاحب کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے candidly کہا کہ جواب تو ہے لیکن جو بات آپ کہہ رہے ہیں بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، اس کے اوپر سینیٹ کی کمیٹی کی طرف سے complete enquiry ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: Matter is referred.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جہاں تک ملک صاحب نے کہا، ملک صاحب میرے ہمیشہ مہربان رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جو dog anti vaccine ہے یہ ہمارے پاس موجود ہے، کسی طرح کی اس میں کمی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش کر رہے ہیں کہ اس کی import ملک میں manufacturing کر کے اس کو زیادہ کیا جائے ہم current account

deficit کو اسی صورت میں کم کر سکتے ہیں اور as import substitute اس ملک میں اپنی manufacturing کو آگے بڑھائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب تو سپلیمنٹری کی گنجائش نہیں ہے۔ جی سینیٹر سید محمد صابر شاہ صاحب۔

*Q. No. 74 Senator Syed Muhammad Sabir Shah:Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to refer to the Senate starred Question No.72, replied on 5th March,2019 and state the progress made so far on the Promotion of Departmental Promotion Committee for consideration of cases of time scale promotion of 986 eligible teachers from BPS-17 to BPS- 18 in the Federal Government educational intuitions?

Mr. Shafqat Mahmood: The time scale promotion cases of all the eligible teachers, from BS-17 to BS-18, working in the educational institution under Federal Directorate of Education, Islamabad are being forwarded to M/O Federal Education and Professional Training, Islamabad for holding Departmental Promotion Committee (DPC). Accordingly, the Ministry of FE&PT has constituted a committee comprises of the following members vide Notification issued on 05-04-2019 (Annex-A):

a. Additional Secretary / Sr. Joint Secretary Chairman.

b. DFA, Member, Ministry of FE&PT.

c. Director General (FDE) Secretary / Member

The committee will hold DPC to consider the time scale promotion of 986 eligible teachers soon.

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE OF THE GAZETTE OF PAKISTAN PART-I

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF FEDERAL EDUCATION & PROFESSIONAL TRAINING
****

Islamabad, the 5th April, 2019

NOTIFICATION

No.F.8-3/2018/Prom. In pursuance of the Regulation Wing, Finance Division's O.M. No. 1(13)R-1/2010-198/2018 dated 6th June, 2018, the following Departmental Promotion Committees for Grant of Higher Time Scale to teaching Staff of Federal Government Educational Institutions under the Federal Directorate of Education (FDE), Islamabad are formulated in the Ministry of Federal Education & Professional Training:

A. **From BPS-16 to BPS-17 to BPS-18**

S. No	Designation	
1	Additional Secretary/Sr. Joint Secretary, Ministry of FE&PT	Chairman
2	DFA, Ministry of FE&PT	Member
3	Director General, Federal Directorate of Education (FDE), Islamabad	Secretary/Member

B **From BPS-18 to BPS-19 to BPS-20 to BPS-21**

S. No.	Designation	
1	Additional Secretary/Sr. Joint Secretary, Ministry of FE&PT	Chairman
2	FA, Ministry of FE&PT	Member
3	Director General, Federal Directorate of Education (FDE), Islamabad	Secretary/Member

2. This issues with concurrence of the Establishment Division's Office Memorandum No. 13/26/2015-R-IV dated 02nd January, 2019 read with the Establishment Division's O.M. No. 12/2018-DS(R-II) dated 27th March, 2017.

Sd/-
09 APR 2019
(MUHAMMAD KAMRAN)
Section Officer (Promotion)
Colleges/Schools
1638

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
University Road, Karachi.

Copy to:-
1) The Secretary, M/O Federal Education & Professional Training, Islamabad.
2) The Additional Secretary, M/O Federal Education & Professional Training, Islamabad.
3) The Joint Secretary (Admn), M/O Federal Education & Professional Training, Islamabad.
4) The Joint Secretary (Education), M/O Federal Education & Professional Training, Islamabad.
5) The Director General, Federal Directorate of Education (FDE) Islamabad.

05/04/2019.
(MUHAMMAD KAMRAN)
Section Officer (Promotion)

جناب چیئرمین: ضمنی سوال؟

سینیٹر سید محمد صابر شاہ: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Question Hour is over. Leave applications

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر فدا محمد صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 278th to 287th اجلاس کے دوران مورخہ 24 مئی، 30اگست، 26 ستمبر، 17 to 21 اور 24دسمبر 22 to 28 جنوری، یکم، سات اور آٹھ مارچ اجلاسوں میں شرکت نہیں کرسکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر احمد خان نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 25اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 25 and 26اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثنا جمالی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 25 and 26اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سرفراز احمد بگٹی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 25 اپریل تا 3 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحٰہ محمود صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ 26 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No. 03, Senator Muhammad Usman Khan Kakar, Chairman, Functional Committee on Problems of Less Developed Areas, may move Order No.03.

Presentation of Report of the Functional Committee on Problems of Less Developed Areas by Senator Muhammad Usman Khan Kakar on its visit to Chitral, Kalash and Peshawar from 19th to 22nd October, 2018

Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Thank you Mr. Chairman. I, Chairman, Functional Committee on Problems of Less Developed Areas, present report of the Functional Committee on its visit to Chitral, Kalash and Peshawar from 19th to 22nd October, 2018.

جناب چیئرمین! میں اس پر بات بھی کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Report stands laid.

جی کیا کہنا چاہتے ہیں؟ جلدی جلدی بتائیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! اس کو یا تو دوسرے دن پر رکھ لیتے ہیں اور دوسرے ممبرز بھی اس پر بات کرلیں گے؟

جناب چیئرمین: Discussion کے لیے تو الگ motion لے کر آئیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: یہ جو Less Developed Areas کے مسائل ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو الگ لے کر آئیں، motion لے کر آئیں پھر بات کریں گے۔

Calling Attention Notice, there is a Calling Attention Notice at Order No. 04, in the name of Senator Mian Raza Rabbani, please raise the matter.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جواب کون دے گا؟

جناب چیئرمین: جواب وزیر صاحب بیٹھے ہیں وہ دیں گے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, where is the Minister for Planning?

جناب چیئرمین: وہ چائنہ گئے ہوئے ہیں، CPEC کے حوالے سے meeting ہے کل چھٹی لے کر گئے تھے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ آگے جا کر اور پیچیدہ ہوگا کیونکہ جو کابینہ کی تشکیل دی گئی ہے اس سے بہت سارے مسائل سامنے آئیں گے۔ اگر آپ اس کو defer کرتے ہیں تو defer کرلیں اور میں کابینہ کی تشکیل پر آپ سے سات سے آٹھ منٹ لوں گا اور اس کا effect House پر اور وفاقی حکومت کے business پر کس طرح پڑے گا۔

جناب چیئرمین: ربانی صاحب اس کو تو بعد میں کریں گے، آپ اس کو defer کرنے کا کہہ رہے ہیں؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: اگر آپ اس کو defer کرتے ہیں تو۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں تیار ہوں، آپ بات کریں۔ جی قائد ایوان۔

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد ایوان): جناب چیئرمین! میں اس پر چاہتا ہوں کہ اس issue کو sort out کرلیں because میرے انتہائی محترم رضا ربانی صاحب، جب آپ کی مسند پر تشریف فرما تھے تو ہم نے پورے تین سالوں میں یہ دیکھا کہ جو PML(N) کی گزشتہ حکومت تھی اس میں ان کے پارلیمانی امور کے وزیر آتے تھے اور سارے سوالات کا جوابات دیتے تھے۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ جس کا سوال کیا جائے وہ ہی وزیر ہو ideal circumstances ہونا چاہیے لیکن جب ہمارے پانچ سے چھ وزراء وزیر اعظم صاحب کے ساتھ چائنہ گئے ہوئے ہیں وہ ایک بہت ہی اہم trip ہے تو ظاہر ہے اس دورانیہ میں نہیں ہوگا، تو پارلیمانی امور کے وزیر ہیں وہ competent بھی ہیں اور وہ تیار بھی ہیں ان کے جو بھی سوالات ہیں this is becoming always a recurring issue میرے خیال سے اس کو ذرا دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں take-up کرلیتا ہوں لیکن record کی درستی کے لیے، آپ تین سال کی entire proceedings نکال لیں اور اس میں at an average

presence of Ministers کو آپ دیکھ لیں اور مجھے حیرت ہوئی جو بات ابھی ہمارے فاضل قائد ایوان نے کی کیونکہ وہ خود اس side پر بیٹھے ہوتے تھے اور وہ خود اس بات پر insist کرتے تھے کہ concerned Ministers موجود ہوں اور جواب دیں۔ بہر حال

I will proceed and then I will take then a few minutes from you on that technical….

Mr. Chairman: After the Business.

اس کے بعد کر لیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ، ایک Calling Attention ہے اس کے بعد۔

Mr. Chairman: Yes, please raise the matter.

Calling Attention Notice moved by Senator Mian Raza Rabbani regarding reallocation of Rs.24 billion under the head of CPEC towards other programmes

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہ Calling Attention Notice جو ہے ایک خبر اخبار میں چھپی تھی یہ اس سے emanate کرتا ہے اور اس کی پھر کوئی تردید بھی حکومت کی طرف سے نہیں آئی، یہ اس لیے بھی اہمیت اختیار کر لیتا ہے کیونکہ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے اس وقت سے ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ایک بڑا واضح حکومت کی foreign policy میں tilt آیا ہے اور حکومتی foreign policy امریکی سامراج کی طرف ایک بار پھر اپنا رخ کر رہی ہے اور as a consequence ان کا tilt امریکی سامراج کی طرف ہو رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کی regional alignments ہیں وہ بھی اس کے ساتھ ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ 01-08-2018 کو U.S Secretary of State نے ایک بیان دیا تھا اور اس میں اس نے کہا تھا کہ

IMF bailout must not be given to Pakistan because it will be used to repay the Chinese loan debt that has incurred due to CPEC.

جناب چیئرمین! اس کے بعد ایک بار پھر U.S Secretary of State نے 11-08-2018 کو ایک اور بیان دیا اور اس نے اس بیان میں یہ کہا کہ چائنہ کے جو allies ہیں ان کو lock کر دیا جائے، یہ دو متبادل بیان امریکی U.S Secretary of State کی طرف سے CPEC اور directly Chinese کی طرف اور Chinese کے allies کی طرف سامنے آئے۔ جناب چیئرمین! اس کے بعد 10-10-2018 کو IMF کے Chief Economist ہیں اس نے پاکستان کو warning دی اور کہا کہ excessive loans from China will not be good اور اس کے ساتھ ساتھ IMF یعنی بین الاقوامی مالیاتی سامراج کے Chief Economist نے یہ بھی کہا کہ اگر چین کی involvement Pakistan کی economy کے لیے نہایت risky اور بہت خطرناک ہوگی۔ یہ ایک مسلسل تسلسل ہے جس کی بنیاد پر امریکہ اور امریکہ کے حواری اور امریکہ کے حواریوں کے ساتھ جو بین الاقوامی مالیاتی سامراج ہیں وہ پاکستان پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ CPEC کو کسی نہ کسی صورت میں رد کیا جائے۔

جناب چیئرمین! اسی سمت میں Indo-specific alliance ہے وہ بھی پاکستان پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ CPEC کو ختم کیا جائے اور FATF اور IMF کے ذریعے سے یہ pressure پاکستان پر ڈالا جارہا ہے کہ CPEC سے پاکستان کا gradual withdrawal ہو اور چین کے ساتھ جو پاکستان کا strategic relationship develop ہورہا ہے، پاکستان کے strategic interest کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں وہ کمی لائی جائے، جناب چیئرمین! IMF کے ذریعے سے ہندوستان نے اور امریکی سامراج نے، ہندوستان کی statement پر سوں چھپی تھی کہ پاکستان کو IMF کا bailout package نہ دیا جائے کیونکہ یہ پیسے دہشت گردی کی طرف استعمال ہوں گے، ہماری اطلاعات کے مطابق اور میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہماری اطلاعات کے مطابق کیونکہ حکومت کو ابھی تک اس بات کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اس قوم کو یا پارلیمان کو confidence میں لے اس بات پر کہ IMF کے ساتھ کیا conditionalities طے ہوئی ہیں یہ کہا جارہا ہے کہ حکومت IMF سے bailout package لینے کے لیے وہ تمام تفصیلات CPEC کے projects کے بارے میں CPEC کے loans کے بارے میں اور اس کے علاوہ چین سے جو بھی امداد پاکستان کو ملی ہے یہاں تک کہ جو defence کی sensitive

information ہے وہ بھی IMF کو چین کے حوالے سے اور پاکستان کے حوالے سے حکومت نے فراہم کی ہے

this is playing with Pakistan's National Security, American and IMF influence to this extent on Pakistan's Economy is not acceptable to us.

اب اس پس منظر کے اندر یہ بات سامنے آئی کہ Ministry of Finance نے object کیا کہ Rs. 24 billion funds جو کہ CPEC and other initiatives کے لیے رکھے گئے تھے ان کو وہاں سے deviate کرکے discretionary programme for parliamentarians, یعنی کے حکومتی MNAs, MPAs کو دے دیے گئے ہیں۔

After the objections of Ministry of Finance over these funds an official of the Planning Commission claimed that they had diverted, they admitted 24 billion out of 27 billion for the head of Special Initiative of CPEC. There was now only 3 billion earmarked for CPEC Special Initiative that was protected. They said that they had created fiscal space for Rs. 24 billion through abandoning unapproved projects and scrapped almost three hundred schemes of CPEC.

اب جناب چیئرمین! انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ ہم guarantee کرتے ہیں کہ 181 billion کی جو CPEC allocation کے لیے ہے وہ جو کہ pink کتاب میں دی گئی ہے وہ protected رہے گی۔ ایسی صورت حال میں یہ بات اور اس کی کوئی تردید، اسی لیے میں نے اتنی تاخیر سے یہ Calling Attention Notice دیا کہ شاید اس خبر کی کوئی تردید حکومت کی طرف سے آئے۔ حکومت کی طرف سے کوئی تردید نہیں آئی۔ ایسی صورت حال میں جہاں پر پاکستان کے strategic interests, CPEC چین کے ساتھ وابستہ ہوں اس میں foreign pressure میں آکر بالخصوص امریکہ اور اس کے حواریوں کے pressure میں آکر اس project کو abandon کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ کے توسط سے میں یہ چاہوں گا کہ فاضل وزیر صاحب اس کے بارے میں بیان فرمائیں۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Parliamentary Affairs

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کی قدر کرتے ہوئے میں lighter note سے شروع کر رہا ہوں کہ Prime Minister Sahib نے Cabinet کی جو composition کی ہے میرے خیال میں میری موجودگی کا ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ماشا اللہ، شکریہ۔ بنیادی طور پر سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کے خدشات national security سے متعلق ہیں۔ پاکستان کا ہر فرد بشمول ان کے ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ ساری security agencies, Armed Forces اور اس سے متعلق جتنے بھی national security کے tiers ہیں اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ کسی بھی طرح وہ خدشات جو ملک کے خلاف بیرون ملک طاقتیں پاکستان کی تباہی کے لیے، CPEC کو reverse کرنے میں لگی ہوئی ہیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ میری اپنی personal اور میری حکومت کی بھی commitment یہ ہے کہ CPEC is the biggest opportunity that I have ever seen in my life. اس کو کسی بھی صورت reverse تو بڑی بات، اس پر میلی آنکھ کو بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ میں باقاعدہ طور پر دلیل دوں گا کہ جس بھی اخبار نے یہ لکھا ہے وہ out of the context لکھا ہے۔اس سے CPEC کی amount کی reallocation کی کوئی صورت نہیں بنتی۔ میں اپنے دلائل کو باقاعدہ طور پر Government of Pakistan Public Sector Development سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کو دوں گا۔ جب میں تقریر کر رہا ہوں تو میں اپنے Prime Minister کو represent کرتے ہوئے یہاں ہر بات کا ذمہ دار ہوں کہ کوئی ایسی چیز نہ کہوں کہ کل میری حکومت یا کم از کم مجھے یہاں ندامت اٹھانی پڑے۔اس کے صفحہ نمبر 77 پر ہے اور میں اس لیے original book ساتھ لایا ہوں تاکہ میں آپ کو دوں۔اس میں صفحہ نمبر 77 پر 609 پر جو پروگرام میں لکھا ہے کہ CPEC and other initiatives اور اس میں باقاعدہ طور پر لکھا ہوا ہے .27 billion اس میں کس نے یہ CPEC and other initiatives لکھا، اس 27 billion کا CPEC سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ صرف اس لیے لکھا تاکہ اگر کہیں سے

CPEC کے کسی programme کے اندر کمی آ جاتی ہے تو اس amount کو یہاں سے اٹھا کر وہاں پر لے جایا جائے گا۔ CPEC کی اصل amount کیا ہے وہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ April, 27, 2018 میں جب پچھلے Finance Minister or Caretaker نے 800 billion CPEC projects کے لیے رکھے تھے۔ September, 2018 میں rationalize programme میں باقاعدہ طور پر پارلیمنٹ نے منظور کیا اور 800 کو 675 billion ہم نے اس کے لیے منظور کیا۔ اس کی صورت حال یہ ہے کہ CPEC projects کے لیے، یہ پورا PSDP تھا، 167 billion special CPEC projects کے لیے earmark کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس معاشی مشکل finance کے حالات میں بھی third quarter 70% تک release ہو چکا ہے۔ اس لیے 27 billion کا 24 billion کا CPEC کی allocation سے، CPEC projects سے اس کو الگ کرنا، اس کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف ایک اخبار کی خبر ہے جو انہوں نے out of the context دی جس کی نشان دہی ابھی میں نے کی ہے کہ PSDP کے جو پورے programme تھے ان میں CPEC کا لفظ اس لیے لکھا گیا تھا اگر کہیں CPEC کے کسی programmes میں ضرورت ہو تو پھر وہاں سے پوری، آدھی یا اس کا کچھ حصہ divert کیا جائے لیکن اس سے CPEC کے original programme کا، CPEC جو already Parliament نے پاس کیا ہے، earmark کیے ہیں اس سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ جناب اب میں صرف ایک یہ پڑھ لیتا ہوں اور یہ record کے لیے ہے۔

"The allocations made by CPEC project were as per requirement and demand of the executing agency for 2018-19 despite rationalization of PSDP from 800 to 675 billion, allocation of on-going CPEC projects were protected."

اس لیے میں پوری ذمہ داری سے آپ سے کہتا ہوں کہ کسی بھی طرح اس میں نہ تو کوئی کمی آئی ہے اور نہ ہی relocation ہوا ہے۔ اس لیے 70% اب تک release ہو چکا ہے اور further

آپ اگر Planning کی website پر جائیں تو اس سے اس کی شہادت اور ثبوت وہاں بھی ملیں گے، شکریہ۔

Mr. Chairman: The calling attention notice is disposed of.

اب آپ سوال کریں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: اس کو کمیٹی کو بھیج دیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: مجھے قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ accountability کا طریقہ یہی ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔ Order No. 5, there is a calling attention notice at Order No. 5, in the name of Senator Maulana Atta Ur Rehman. سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب موجود نہیں ہیں. Calling Attention Notice is dropped.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, can I have 10 minutes?

جناب چیئرمین: پہلے یہ adjournment motion لے لوں پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں کیونکہ دس منٹ بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ آج میں بیٹھوں گا جب تک آپ کی بات نہ سن لوں۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کوشش کریں کہ جلدی بات کر لیں۔

Technical point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding appointment of Advisers and Special Assistants

سینیٹر میاں رضا ربانی: بہت مہربانی۔

Mr. Chairman, this is a very important issue. Let me concede the fact that it is the total prerogative of the Prime Minister to change his Cabinet and to appoint any person whatsoever as his Cabinet Minister

لیکن جناب چیئرمین! جب وہ appointments وفاقی حکومت کی functioning کو affect کریں اور بالخصوص جب وہ appointments پارلیمان کی functioning کو affect کریں تو اس وقت سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ جو notifications جاری ہوئے ہیں، ان میں اگر آپ دیکھیں تو جتنی بھی important Ministries ہیں۔۔۔ Minister for Parliamentary Affairs, this concerns you, can I have your attention? جتنی بھی important Ministries ہیں، وہ ساری کی ساری non-elected لوگوں کو دی گئی ہیں اور اس سے بڑی تشویش پیدا ہوتی ہے کہ جب پارلیمانی نظام میں برعکس elected لوگوں کے non-elected لوگوں کو Ministries دی جائیں تو ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ہم Presidential system کی طرف تو نہیں جا رہے۔ جناب چیئرمین! Ministry of Finance is with an unelected person, Ministry of Petroleum is with an unelected person, Ministry of Information and Broadcasting is with an unelected person, Ministry of Health is with an unelected person, Ministry of Commerce is with an unelected person. جناب چیئرمین! باقیوں کو تو چھوڑیں I am just taking the names of important ones. Ministry for Overseas Pakistanis is with an unelected person, Ministry of Power is with an unelected person. میں کابینہ نہیں کہوں گا، اس وقت آپ کے پاس 17 and 5 Advisers Special Assistants ہیں۔ ایسی صورت حال میں جو بات سامنے آ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہم ایک quasi Presidential form of Government کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اب آپ کو آئین کے Article 91 (1) کی طرف لے کر چلتا ہوں۔ Article 91(1) کہتا ہے، میں کابینہ پر بات کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman, if you look at Article 91(1), it says; that there shall be a Cabinet of Ministers with the Prime Minister at its head to aid and advise the President in the exercise of his functions. Now Mr. Chairman, from Article

91(1), I will take you to Article 92 and what does Article 92 say that makes up the Cabinet. Mr. Chairman, that says; subject to Clauses 9 and 10 of Article 91, the President shall appoint

Federal Ministers and Ministers of اب کن کن کو appoint کرے گا؟ State from amongst the Members of Majlis-e-Shoora, Parliament on the advice of the Prime Minister. Provided that such number اور پھر وہ limit of the Cabinet کی طرف چلا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس کے بعد آپ کو Rule 2 کی طرف لے کر چلتا ہوں جو کہ Rules of Business of the Federal Government 1973. جناب چیئرمین! Rule 2 کیا کہتا ہے؟ Rule 2 (xiii) یہ کہتا ہے اور اب یہ define کرتا ہے۔

Minister means the Federal Minister In-charge of the Ministry to which a particular case pertains or includes, Ministry means a Division. So this gives the composition and then Mr. Chairman, at 4, it says; Rule (iv) of Rule 2, Cabinet. Cabinet consists of the Prime Minister and the Federal Ministers. Who are the Federal Ministers? They are Ministers who have been appointed by the President. Now Mr. Chairman, from here let me take you to Article 93. What is Article 93? Article 93 deals with the Advisers. Mr. Chairman, what does Article 93 say? It says; the President may on the advice of the Prime Minister appoint not more than 5 Advisers on such terms and conditions as he may determine and then the proviso says; the provisions of Article 57, this is important, the provisions of Article 57 shall also apply to an Adviser.

اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں پر آئین ایک unelected آدمی کو گنجائش دینا چاہ رہا تھا، اس نے وہ گنجائش provide کی اور Article 57 کہتا ہے کہ ایک unelected

Adviser دونوں Houses میں آ کر گفتگو کر سکتا ہے، جواب دے سکتا ہے لیکن وہ ووٹ کا حق نہیں رکھتا۔ لہٰذا یہ provide کیا گیا جہاں پر گنجائش دینے کی ضرورت تھی۔ اس میں آپ دیکھیں کہ Special Assistants آئین میں کہیں ماسوائے Article 260 کے اندر جہاں پر Service of Pakistan میں exception دی گئی ہے، ماسوائے اس کے Special Assistant کہیں پر mentioned نہیں ہیں۔ لہٰذا آئین، Federal Government کے Rules of Business کی رو سے Minister and Cabinet وہی ہوئی یعنی Federal Minister and Minister of State, to that extent.

اب جناب چیئرمین! ہم آگے چلیں تو Special Assistants اور جو Advisers ہیں، اگر ان کو پورے portfolio کا in-charge بناتے ہیں اور آپ ان کو کابینہ کی meeting میں بھی بلاتے ہیں تو جناب چیئرمین! آپ مجھے یہ بتائیے کہ کیا پھر Clause (ii) of Article 92 یعنی جو یہ کہتی ہے کہ ایک Minister حلف لے گا اور اس حلف میں وہ secrecy کا حلف اٹھاتا ہے تو پھر کیا صورت حال بنے گی جب Adviser and Special Assistant Cabinet meeting میں بیٹھے گا

and he will become privy to information which is classified? He will become privy to information which is secret, he will become privy to information which falls under the Official Secret Act but he himself has not taken the oath.

آپ اس کے ساتھ sensitive defence material, sensitive defence positioning, sensitive national security matters کس طرح share کریں گے جناب چیئرمین! جب کہ اس نے حلف نہیں اٹھایا ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ یہ کر رہے ہیں تو آپ Clause (ii) of Article 92 کو redundant کر رہے ہیں یعنی جو Ministers oath لے رہے ہیں، وہ پھر فضول ہے۔ سواتی صاحب نے کیوں oath لیا، یہ oath نہ لیتے؟

تیسری بات، آگے چلیں۔ They are not members of Cabinet میں نے آپ کو آئین سے دکھایا کہ آئین میں Member of Cabinet کون ہے۔ میں اب آپ کو دوبارہ Rules of Procedure of the Federal Government 1973 کی طرف لے کر چلتا ہوں۔

20. Procedure regarding Cabinet Meetings.-(1) Meeting of the Cabinet to discuss ordinary business shall normally be held once a week, on a day and time to be

فلاں فلاں

1(a) Meetings of the Cabinet will be attended by Federal Ministers. Ministers has already been defined.

آگے چلیں۔ Federal Ministers have already been defined,

"Provided that the Prime Minister may require the Ministers of State, they are also not stricto sensu Members of Cabinet. Ministers of State, Advisers and Special Assistants to the Prime Minister and other dignitaries to attend any or all meetings of the Cabinet by special invitation."

They do not go to the Cabinet by right because they are not Members of the Cabinet, they can only be invited to the Cabinet as special invitees. They are people who have not taken an oath of secrecy. So, how can you share with Hafeez Shaikh, the Defence budget, which cannot be discussed in Parliament. For which there are "*Qadghans*"

کہ پارلیمنٹ Defence budget کو discuss نہیں کر سکتی۔ ایک ایسا Adviser جس نے oath نہیں لیا، اس کو یہ allocation معلوم ہو گی کہ پاکستان کے Nuclear project کو کس کس head کے تحت کتنی allocation دی جا رہی ہے۔ Are we in

safe hands? ایک ایسا شخص جو آئین کے تحت کابینہ کا ممبر نہیں ہے، ایک ایسا شخص جو آئین کے تحت حلف نہیں اٹھاتا۔ جناب چیئرمین! وہ کیسے اتنی sensitive information کا privy ہو گا یا اسے کیسے یہ بات بتائی جائے گی کہ کتنے divisions مزید raise ہونے ہیں یا Air Force نے کتنے ہوائی جہاز خریدنے ہیں۔

اس بات کو بھی چھوڑ دیجیئے۔ اب آیئے come to the practical difficulties, practical difficulty کیا ہے، وہ یہ ہے کہ 5 Advisers, 17 Special Assistants Divisions کو Head کر رہے ہیں، they are not when there is no Minister then کہتا ہے کہ Ministers. Rule 3 who is the Minister. It says, allocation of business. The Federal Secretariat shall comprise the Ministries and Divisions shown in Schedule 1. The Prime Minister whenever necessary constitutes a new Ministry اسے چھوڑ دیں۔

I come straight to Rule 4, which says:

Rule 4. That the Prime Minister shall allocate amongst his members, the business of Government by assigning several divisions specified in Schedule 1 to the charge of a Minister. This is now the important and the crux part, the proviso, and what does the proviso say: Provided that a Division or a Ministry not so assigned.

17 + 5 = 22 Divisions or Ministries are today without Ministers and who is the Minister. According to the Rules of Business of the Federal Government provided that a Division or a Ministry so assigned shall be in the charge of the Prime Minister. So, the honourable Prime Minister is Minister In charge of 22 Divisions or Ministries at this particular time.

جناب چیئرمین! اس سے کیا چیز flow کرتی ہے، اس سے یہ flow کرتا ہے کہ Rules of Business کہتا ہے کہ کوئی summary جو Cabinet کو float ہونی ہے، اس میں

Business of recommendations Minister In charge کی ہونی ہے۔ the Federal Government کہتی ہے کہ کوئی Bill جو ان 22 Ministries سے نیشنل اسمبلی یا سینیٹ کے لیے float ہونا ہے، اس کے statement of objects and reasons پر Minister In charge کے sign ہونے ہیں، یعنی ان 22 Ministries کی جتنی summaries in terms of the Cabinet float ہوں

they will all have to be signed by the Prime Minister himself because he is the Minister In charge and any legislation, emanating from these Ministries, all those Bills will have to be signed by the Minister In charge, that is the Prime Minister.

Mr. Chairman, finally concluding, I am grateful for your patient hearing but I am just concluding. The other part which is worrisome for Parliament.

I have no doubt on the capability of my dear وہ یہ ہے کہ friend, as Minister for Parliamentary Affairs. I have no doubt on the capabilities of the Minister of State for Parliamentary Affairs but is it fair on the House کہ 17 Ministries جن کے Special Assistants ہیں، those Special Assistants cannot come to the House, they are barred by the Constitution, they cannot come to this House. 17 Ministers will not be present for Calling Attention Notices, for Adjournment Motions, for Call Attentions, for Questions and Answers. جناب چیئرمین! کیا یہ پارلیمان کے ساتھ مذاق نہیں ہے۔ میں نے آپ کو point out کیا کہ 17 Ministries کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے کہ جو کابینہ کے ممبر نہیں ہیں، دوسرے یہ جو حلف نہیں اٹھاتے، تیسرے جو پارلیمان میں نہیں آ سکتے۔ Question of accountability نہ وہ Standing

He is already not feeling well and ۔Committees میں جا سکتے ہیں not in perfect health. He will go to 17 Standing Committees, he will give Questions and Answers of 17 Ministries in the Senate and the National Assembly. چاہے یہ کتنا بھی homework کرلیں، جو Minister In charge ہے، وہ Minister In charge ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بڑی خوشی سے کرنا چاہتے ہیں، جب آپ نے یہ بات کی تو وہ بہت خوش ہو گئے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, these are very serious issues

اس سے پارلیمنٹ redundant ہو رہی ہے، جو so called technocratic set up کی بات ہو رہی تھی، یہاں پر so called technocratic set up کو لایا جارہا ہے، یہ بات واضح ہو گئی کہ اس ملک کو جو سمت دی جا رہی ہے ، وہ جو ایوب خان کا authoritarianism کا development model بنا تھا، اسے اس سمت میں لے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔Presidential form of Government پر میں بعد میں بات کروں گا لیکن ایوب خان کے سسٹم میں تھا کہ اگر پارلیمان ایک Bill pass کردے تو President اس Bill کو Veto کر سکتا تھا۔ کیا ہم اس طرف گامزن ہونے کو جارہے ہیں۔ ہم پارلیمانی نظام کے علاوہ کسی اور نظام کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ پاکستان کے عوام کی جدوجہد ہے۔

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی صاحب! آپ کا شکریہ۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد جاوید عباسی: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے جو issue raise کیا ہے، وہ بہت important issue ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہم یہ adjournment motion لے لیں۔ اس کے بعد اگر discussion کرنا چاہتے ہیں تو میں اجلاس کو چلانا چاہتا ہوں، اگر آپ جمعہ کی نماز کے بعد بھی بیٹھنا چاہتے ہیں تو آپ آ جائیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ بڑا حساس اور ضروری معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر کسی اور دن discussion کر لیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ آج شروع ہوا ہے اور بہت important معاملہ ہے، ہمیں اس کو discuss کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب کا adjournment motion ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس پر discussion Monday کو رکھ لیتے ہیں، ٹھیک ہے۔ جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو point raise ہوا ہے، ہم سینیٹ سے request کریں گے کہ ہمیں سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کی speech کا verbatim دیا جائے، ہم Law Ministry کو involve کریں گے۔

Law Ministry should come and address these Constitution, related issues that Senator Mian Raza Rabbani has raised.

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہو گیا۔

Order No. 6, discussion on adjournment motion. We may now take up Order No.6 pertaining to discussion on the admitted adjournment motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh on 29th August, 2018 regarding the excessive use and sale of antibiotics at medical stores causing the threats to the public. Yes, Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh Sahib.

Discussion on the admitted adjournment motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding the excessive use and sale of antibiotics at medical stores causing threats to the public

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! آپ کا بہت شکریہ۔ میں سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کی بات پر یہ کہوں گا کہ کیا وزیر اعظم صاحب اس کا جواب دیں گے جو ابھی بات کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ جواب دیں گے۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! میں وزیر صاحب کی بہت قدر کرتا ہوں۔ میری ایک گزارش ہے، کچھ facts لے لیں، میں کوئی غلط بات نہیں کروں گا، آج میں بہت control سے بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! اس کو آپ اپنی کمیٹی میں بھی discuss کر سکتے ہیں کیونکہ آپ خود چیئرمین ہیں۔ اب شروع کریں کیونکہ وقت نہیں ہے، آپ بسم اللہ کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! آپ میری گزارش سنیں کہ یہ 17th July, 2018 کی adjournment motion ہے۔ اس کو پہلے وفاقی وزیر صاحب 6 مرتبہ adjourn کرا چکے ہیں، آج ہمارے محترم اور بھائی ہیں، یہ جو کہیں گے، میں مان لوں گا۔ میں اس کو کمیٹی میں کیوں نہیں لے کر جا رہا، وہ بتانا بھی ضروری ہے، I wish کہ پورے ایوان کو پتا چلے، سارے Members دیکھیں۔ ہمارے لوگ اس وجہ سے مر رہے ہیں، ہماری قوم کی زندگی کم ہو گئی ہے، we being the legislators are sitting here اور ہم اس کو اہمیت ہی نہیں دے رہے۔ جناب! اس لیے مجھے سن لیں اور میں Rule-93 کے تحت زیادہ وقت نہیں لوں گا جو مجھے وقت دیا گیا ہے، میں اتنا ہی وقت لوں گا۔ جناب! میں اس کو پڑھ کر آیا تھا۔

جناب چیئرمین: باقی حضرات اپنے mikes بند کریں اور جنہوں نے اس پر بات کرنی ہے، وہ اپنے mikes on کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! یہ بہت important matter ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب! آپ بسم اللہ کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! اس وقت ملک میں excessive use of antibiotic کا بہت زیادہ threat ہے۔ جیسے دیکھا گیا کہ WHO کا survey ہے کہ تقریباً سات لاکھ لوگ پوری دنیا میں antibiotic سے سالانہ مر رہے ہیں۔ ڈاکٹر جبران نے ایک survey کیا اور اس میں کہا گیا کہ پاکستان میں حالیہ دس سے پندرہ سالوں سے ایک ایسا culture آ گیا ہے کہ جو بھی شخص بیمار ہوتا ہے، اس کی خواہش ہوتی ہے کہ میں فوراً ٹھیک ہو جاؤں۔ دوسری طرف doctors صاحبان کی بغیر تشخیص کیے یہ کوشش ہوتی ہے، ہم کسی طرح لال پیلا injection لگا کر اور گولیاں دے کر مریض کو مطمئن کر دیں جب تک کسی طرح سے کوئی authentication نہ کی جائے، دنیا میں اس طرح کا علاج possible ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ جی وسیم صاحب! اشارے کر رہے ہیں، خیر تو ہے، وہ تو numbering پر چلے گی، اب discuss ہو رہی ہے، آپ اشارے نہ کریں۔

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Sorry sir.

جناب چیئرمین: آپ continue کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: آپ کا بہت شکریہ۔ جناب! ہم جیسے اپنے ملک میں دیکھ رہے ہیں کہ نظام بدلنے کی بات ہو رہی ہے، قانون سازی کی بات ہو رہی ہے اور یہ ضروری ہے کہ ہم کوئی awareness programme بھی بنائیں۔ Doctors کو بھی اس طرف قانونی طور پر لے کر آئیں کہ آخر کیا وجہ ہے، اگر حالیہ چند ہفتوں میں دیکھا جائے تو کراچی میں نشوہ بچی کے بارے میں جو کہا گیا۔ اس کے ساتھ زینب بچی کا سانحہ ہوا، پنجاب میں بہت سے cases آئے۔ جناب! آخر میں یہ لکھا جاتا ہے کہ غلط injection لگانے کی وجہ سے موت واقع ہوتی ہے even so much so کہ دانت کا علاج کرانے کے لیے گئے اور وہاں پر یہ کہا گیا کہ موت واقع ہو گئی، یہ غلط injection لگانے کی وجہ سے ہوئی۔ جناب! آپ اور سارے ایوان کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ یہ غلط injection آخر کونسا ہے اور وہ کیوں لگایا جاتا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب! میں نے اس پر تھوڑی workingکی، کچھ ذمہ دار لوگ جو doctors اس professionسے ہیں، ہمارے ساتھ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اپنی کمیٹی میں بھی مشورہ کیا۔ Antibioticلگانے کا بھی ایک طریقہ ہے، اس کی باقاعدہ پہلے dose justifyکی جاتی ہے کہ کتنی doseہو اور کس ageکا مریض ہے، اس کی کیا physiqueہے، اس کا وزن کتنا ہے، اس کے مطابق لگائی جاتی ہے۔ میں نے جیسے کہا کہ آج 3^{rd} and 4^{th} generation antibiotic آ چکے ہیں اور ہمارا سب سے بڑا جو problemہے، وہ یہ ہے کہ ہمارا immune system اتنا زیادہ damageہو جاتا ہے کہ دوبارہ کبھی بھی کوئی problemہو اور اس سے زیادہ doseنہ دی جائے تو ہمارا immune system respondہی نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے آج ہماری قوم اور ہمارے لوگوں میں جو بیماریاں ہیں، وہ بہت زیادہ prolongکر رہی ہیں۔

جناب! اب next stepآتا ہے کہ آخر یہ کیوں لگایا جاتا ہے، ٹھیک ہے کہ ایک immediate reliefچاہیے، ڈاکٹر کے لیے بھی آسانی ہے اور مریض کو بڑی خوبصورتی نظر آتی ہے کہ مجھے پیلے رنگ کا ایک injectionلگ گیا اور میں ٹھیک ہو گیا یا وہ dripمیں لگا دیا گیا اور اس سے وہ dripپیلی ہو گئی اور میں ٹھیک ہو گیا۔ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے، یہ antibioticsہیں، ان کی قیمتیں اتنی زیادہ ہیں، معذرت سے بات کر رہا ہوں، اگر میں یہ بات نہ ہی کرتا تو اچھا تھا لیکن یہ بات کرنا ضروری ہے۔ جب میں قیمتوں کے بارے میں بات کر رہا ہوں تو اس سے بہت سے لوگوں کو پریشانی ہو رہی ہے لیکن میں اپنے ضمیر کے مطابق بات کر رہا ہوں۔ میں وزیر اعظم صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے noticeلیا اور ان کے noticeلینے سے 388 دوائیوں کی قیمتیں کم ہو چکی ہیں اور وہ آج marketمیں سستی ہیں۔ یہ جو antibioticsہیں، ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں، میں نے جو identifyکیں، اگر اس کی 40 روپے قیمت ہے اس کو ساڑھے سات روپے MRPدی گئی، اب وہی وزیر اعظم صاحب نے کم کرا دیں، اب وہ آدھی سے کم قیمت پر آ گئی ہیں۔ جو دیکھنے والی بات ہے کہ آخر کیوں دنیا میں اس طرح سے یہ injectionsنہیں لگائے جاتے اور ہمارے doctorsیہ injectionsہر طرح سے لگا لیتے ہیں۔ ہم جب قانون سازی کی بات کرتے ہیں تو سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب میرے محترم ہیں، میں

جب یہاں floor پر آیا، آج سے تقریباً 4 سال پہلے آیا تو میں جو پہلی چیز لے کر آیا، وہ health کے بارے میں ایک Bill تھا، میں amendment لے کر آیا تو کہا گیا کہ یہ ایک devolved subject ہے۔ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جب اس پر detail سے کام کیا گیا۔ میں قطعی طور پر یہ نہیں چاہوں گا کہ جو بھی devolved subject ہے، ہم اس میں involve ہوں لیکن یہ ضرور چاہوں گا کہ جب Federal regulation and legislation کے پاس ہے تو اس کے مطابق ہمیں اس پر legislation ضرور کرنی چاہیے۔ میں اپنے محترم وزیر صاحب سے یہ بھی کہوں گا کہ خدارا! اپنی Cabinet meeting میں اس چیز کو ضرور لے کر آئیں کیونکہ آج تک ہماری Health Regulatory Authority کہاں ہے اور ہماری وہ Federal Health Regulatory Authority کیوں اسلام آباد کی حد تک بنائی جا رہی ہے، ہم جب دوائیوں کی بات کرتے ہیں، دوائیوں کا حق ہر پاکستانی کا ہے جو پاکستانی شہریت رکھتا ہے پاکستان میں پیدا ہوا ہے، پاکستان میں رہتا ہے کہ اسے دوائی مہیا کی جائے، اگر سرکار مہیا نہیں کر سکتی تو کم از کم سرکار یہ تو adopt کر سکتی ہے کہ وہ خود جا کر یا کوئی مخیّر حضرات انہیں وہ دوائی لے کر دے دیں لیکن ابھی بھی ہمارے ہاں Health Regulatory Authority بنانے کی بات کی جا رہی ہے وہ بھی صرف اور صرف اسلام آباد کی حد تک ہے اور وہ اس لیے کیونکہ یہ devolved subject ہے۔ میں وزیر اعظم صاحب سے، اپنے وزیر صاحب سے اور اپنے ایوان سے بھی یہ کہوں گا کہ خدارا! ہمیں مل جل کر اس چیز کو دیکھنا ہے۔ بس جناب آخری بات کروں گا ایک منٹ دے دیں، آپ [***][1] طریقے سے دیکھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: [***] expunged.

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: Sorry sir, پیار سے دیکھ رہے ہیں۔ اب اصل میں بھائی مجھے آپ جیسے الفاظ نہیں آتے نا، آپ تو شاعری میں سب کچھ کہہ جاتے ہیں۔ میں آخری جملہ کہوں گا کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم کس طرح سے کون سی قانون سازی کر کے نہ صرف دوائیوں کی قیمت جو کہ کم ہو رہی ہے بلکہ میں ایک بات اور کہوں گا کہ یہ بہت بڑا misconcept ہے، دوائی دوائی ہے۔ جیسے ہوائی جہاز ہوائی جہاز ہے، اگر وہ ٹھیک ہو گا تو وہ اڑے گا، ٹھیک نہیں ہو گا تو crash ہو گا، تو

[1] *"Expunged as ordered by the Chairman"."*

جناب اسی طرح دوائی ہے، جو دوائی مارکیٹ میں available ہے وہ ٹھیک ہے، یہ concept totally غلط ہے کہ کوئی دوائی اچھی ہے، کوئی خراب یا بری ہے، قطعی طور پر نہیں جناب، دوائی کا ایک specific standard ہے، اس کی efficacy اس کے مطابق ہوتی ہے، اس کے checks and balances ہیں لیکن اس کی availability کو، اس کے control and regulations کو دیکھنا ہوگا تاکہ ہر شخص کو دوائی میسر ہو۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: سینیٹر اورنگزیب خان صاحب آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، نہیں تو پھر ابھی مائیک چھوڑ دیں۔ سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی صاحب۔

Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ، جناب چیئرمین! نہایت ہی اہم topic پر سینیٹر میاں عتیق صاحب یہ adjournment motion لے کر آئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس subject کے بیشتر حصے devolve ہو چکے ہیں اور ہم Provincial Autonomy میں قطعاً مداخلت نہیں کرنا چاہتے لیکن جب Federal Government کے ہاتھ میں legislation and regulation ہو تو ہمیں اس بارے میں concern ہونا چاہیے۔ میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ antibiotics یقیناً ہمارے ملک میں اس حد تک misuse ہو رہے ہیں کہ ہمارے بچوں سے لے کر بڑوں تک سب کی resistance ختم ہو چکی ہے۔ اس بارے میں نہ میں concerned ہوں، نہ میری ریاست concerned ہے اور نہ ہی صوبائی حکومتیں concerned ہیں۔ تمام صوبائی حکومتوں کو regulatory authority یہ بتا دے کہ آپ اس پر legislation کریں۔ میڈیکل سٹور سے آسانی سے یہ دوائیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اگر ایک دوائی اثر نہ کرے تو میڈیکل سٹورز اور آج کل کے ڈاکٹرز تین تین antibiotics تھما دیتے ہیں کہ کوئی ایک تو اپنا کام کرے گی۔ میں بخار کی بات کروں کہ اگر ایک antibiotic only for enteric fever یعنی ٹائیفائیڈ کے لیے ہوتی ہے اور ایک chest infection اور ایک throat infection کے لیے ہوتی ہے لیکن ہمارے ڈاکٹرز اسے تین antibiotics دے دیتے ہیں اور ان میں سے کسی نہ کسی نے کام کرنا ہوتا ہے اور اس کی body resistance بیٹھ جاتی ہے۔ میں بطور ڈاکٹر practice بھی کر چکا ہوں اور ایک

hospital بھی چلا چکا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ 40 to 60% آپ کو medical companies subsidy دیتی ہیں۔ آپ خود بتائیں کہ اگر وہ آپ کو 60% subsidy دیں گے تو 40% میں اس کی manufacturing, marketing, taxes and rest of the things کیسے cover-up ہوتے ہیں، it does mean کہ وہ medicines substandard ہوتی ہیں اور ان substandard medicines کی خاطر میرے اپنے ڈاکٹر بھائیوں کو گاڑیاں دی جاتی ہیں، ان کی families کو باقاعدہ trip پر بھیجا جاتا ہے اور companies regularly ڈاکٹروں کو مستفید کرکے اپنی low standard medicines پاکستان میں بھیجتی ہیں اور خصوصاً ان علاقوں میں جہاں پر awareness and consciousness comparatively باقی علاقوں سے کم ہے۔ یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ No doubt اس بارے میں legislation ہو گی لیکن میڈیکل سٹور کو پابند کرنے والے ذرائع کون سے ہیں؟ کس طریقے سے ہم میڈیکل سٹور والوں کو پابند کر سکتے ہیں، ہمیں کس طرح سے یہ معلوم کرنا ہو گا کہ ایک ڈاکٹر کسی ایک مریض کو ایک ہی وقت میں تین تین antibiotic دیتے ہیں۔ آپ نے social media میں دیکھا ہو گا کہ دس دس ہزار روپوں کی ادویات ایک غریب مریض کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں کہ آپ اسے تین ماہ تک کھا کر آئیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ دس ہزار روپوں میں سے کسی ایک دوائی کی قیمت اڑھائی سو سے تین سو روپے تک ہوتی ہے وہ اس مریض کے لیے کافی ہوتی ہے لیکن چونکہ ان کا اپنا میڈیکل سٹور ہوتا ہے، prescription اس لیے کرواتے ہیں کہ انہیں subsidy ملتی ہے، گاڑیاں ملتی ہیں اور ان کے باہر کے tour ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں ریاست، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں مکمل طور پر خاموش ہیں۔

جناب یہ نہایت ہی حساس مسئلہ ہے، اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ میں عتیق صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس طرح کا subject لے کر آئے ہیں اور اسے آپ اور خصوصاً Government side کے جتنے بھی لوگ ہیں وہ اس بارے میں Provincial heads کو بلوائیں اور meeting کریں، میڈیکل سٹورز کو پابند کیا جائے، ڈاکٹروں پر باقاعدہ چھاپے لگنے

چاہییں چاہے وہ specialist ہوں تاکہ وہ اس طرح کی malpractice سے refrain کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر سکندر میندھرو صاحب۔

Senator Dr. Sikandar Mandhro

سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو: شکریہ، جناب چیئرمین! آج سے پانچ سال پہلے World Health Organization (WHO) نے پوری دنیا کے لیے ایک statement جاری کیا تھا، ان کے الفاظ یہ تھے کہ antibiotic overdose or overuse is the most greatest threat for the global health. پوری دنیا کی health situation وہ ان antibiotics کے overdose یا غلط استعمال سے بہت بڑے خطرے میں ہے۔

جناب چیئرمین! اس لیے خطرے میں ہے کیونکہ جب یہ antibiotic نہیں تھا اس وقت دنیا کے مریضوں کی صورت حال بہت مختلف تھی۔ World War-1 کی جو causalities ہوئی تھیں اس میں war causalities اور اس میں جو زخمی تھے ان کے infection causalities دیکھی ہوں تو آپ کو بہت حیرت ہو گی کہ تین مریضوں میں سے، تین causalities میں سے اگر دو causalities war کی وجہ سے ہوئی تھیں تو تیسری causality صرف infection کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اگر کسی کو کوئی چھوٹی سی بھی injury ہو جاتی تھی اور اس میں infection ہو جاتی تھی تو اس کا کوئی علاج نہیں تھا۔ 1940 میں penicillin ایجاد ہوئی، پہلی antibiotic drug جو Sir Alexander Fleming نے ایجاد کی تھی اور جب وہ دنیا میں آئی تو ایک جادو کا اثر دکھانے لگی ایک ملک میں پہلے سال penicillin کی چالیس ہزار doses بنی تھیں اور اس کی اتنی demand بڑھ گئی کہ دوسرے سال 56 billion doses بنیں، ہر مرض کی وہی دوا تھی لیکن صرف دس سال کے بعد اس کے overuse and misuse سے اور بیکٹیریا میں بھی ایک قدرتی مدافعت کی طاقت ہوتی ہے کہ وہ اپنی resistance کو بڑھا دیتا ہے اور sensitivity کو reduce کر لیتے ہیں اس لیے 56 billion doses بنیں لیکن within ten years وہی penicillin بے

اثر ہونے لگی اور پھر 1950's میں methicillin آئی، پھر اس کے بعد vancomycin آئی۔ ہم آہستہ آہستہ اسے تبدیل کرتے رہتے ہیں کہ جو bacteria resistant ہو جاتے ہیں، جو لوگ overuse سے اپنی قوت مدافعت گنوا دیتے ہیں اس کے لیے کوئی نئی دوائی آ جائے۔ میں زیادہ نہیں بولوں گا کیونکہ میں بھی practicing doctor ہوں، میں نے 42 years practice کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابھی یہ antibiotics تیار بھی نہیں ہو رہے، ابھی جو میرے دوستوں نے بات کی کہ fourth generation drugs تیار ہو رہے ہیں لیکن اس کے research پر billions of dollars خرچ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی bacteria کسی دوائی کو نہیں مانتا تو research کرتے ہیں کہ اس کے لیے کون سی دوائی ایجاد کی جائے۔ جب billions of dollars کے خرچ سے وہ دوائی ایجاد ہو کر بازار میں آتی ہے اس وقت تک وہی bacteria اس سے resistant ہو جاتے ہیں تو ان کی cost of research بھی پوری نہیں ہوتی تو اس لیے antibiotics بننا بند ہوتے جا رہے ہیں اس لیے World Health Organization نے کہا ہے کہ یہ greatest threat ہے جو کہ پورے glob کو involve کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی تھوڑی دیر پہلے tuberculosis کی بات ہوئی تھی اور اس وقت میرا mike on نہیں ہو سکا، ابھی ایسی بیماریاں ہو گئی ہیں جو پہلے کہتے تھے کہ دنیا میں ختم ہو گئی ہیں۔ کسی دوست نے کہا تھا کہ tuberculosis پوری دنیا میں نہیں ہے لیکن ہمارے ہاں بڑھ رہی ہے۔ جناب، دنیا میں بھی tuberculosis بڑھ رہی ہے کیونکہ اس کے bacteria کا ابھی تک کوئی توڑ نہیں نکلا ہے اور اس کا basilar یعنی جراثیم multi dose resistant ہو گیا ہے۔ جناب والا! وہ اتنا خطرناک جراثیم ہے کہ جو لوگ اس پر research کر رہے ہیں وہ لوگ research کرتے ہی بیمار ہو جاتے ہیں۔ ابھی ان کے لیے ایک magnetic field بنانی پڑتی ہے کہ جس sputum میں، جس دوائی میں وہ bacteria ہے اس کو ایک magnet کی مدد سے ایسے قابو کیا جائے کہ وہ اس research کرنے والے کو نہ چھو سکے۔ جناب والا! یہ بہت important subject ہے اس وقت جب پوری دنیا خطرے میں ہے تو ہمارا پاکستان تو سب سے زیادہ خطرے میں ہے کیونکہ یہاں پر جیسے ذکر کیا گیا ہے stores پر کوئی control نہیں

ہے۔ یہاں پر ڈاکٹر صاحبان جو کہ رجسٹرڈ ڈاکٹرز ہیں، جنہوں نے medical science پڑھی ہوئی ہے، وہ اگر short cut کے لیے تین تین، چار چار دوائیاں لکھ دیتے ہیں تو ان پر بھی control ہونا چاہیے۔

جناب والا! سندھ میں Health Commission بنا ہے، اس کا کام ہی یہ ہے کہ آپ ڈاکٹروں کو بھی دیکھیں، ڈاکٹر جو prescribe کر رہے ہیں ان کو بھی دیکھیں، آپ یہ بھی دیکھیں کہ ان کی justification ہے بھی یا نہیں، medical stores پر control کریں public کو aware کریں، اس قسم کی چیزیں اگر نہیں ہوں گی اور اس کے بعد اگر کوئی اس قسم کی trespassing کرتا ہے، ان باتوں کو نہیں مانتا یا contravention میں آتا ہے تو اس کے لیے سخت penalties ہونی چاہییں ۔یہ کوئی provincial subject نہیں ہے، یہ جب global subject ہے تو ہمارا بھی national subject ہے۔ہم سب یہاں پر Federal Government میں ، Provincial Government میں اس قسم کی bodies بنانی چاہیے جو سب مل کر اس پوری بیماری کو، ہماری اس غلط طریقے کی medical practice جو چل رہی ہے یا ہمارے پاس جو manufacturing companies ہیں وہ ہمیں ورغلا کر اس قسم کی favours دیں کہ اس کو غلط استعمال کر رہے ہیں، جب تک ایک comprehensive approach نہیں ہوگی، national approach نہیں ہوگی اس وقت تک ہم اس پر control نہیں کر سکتے اور یہ بہت خطرناک چیز ہے اور ہمارے ملک میں واقعی ہم اندازہ کرکے کوئی figure دے دیں اس سے دس گناہ زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔اور لوگوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب۔

Senator Dr. Shahzad Wasim

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے تو میں سینیٹر عتیق صاحب کو مبارکباد پیش کروں گا کہ ایک اہم عوامی issue کو انہوں نے یہاں پر اٹھایا۔ دوستوں نے اس پر بات کی۔ جناب! یہ حقیقت ہے کہ اس وقت جو میڈیکل کی دنیا ہے وہاں پر یہ سب سے important red flag raise ہو چکا ہے antibiotics کے حوالے سے کیونکہ جو excessive use

ہے antibiotics کا اس کی وجہ سے antimicrobial strains اتنی بڑھ گئی ہے specially developing countries میں جہاں پر ڈاکٹر دوائیاں لکھتے رہتے ہیں، مریض دوائیاں کھاتے رہتے ہیں مگر وہ صحت یاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا وجوہات ہیں اور وہ کیا محرکات ہیں جس پر ہمیں قابو پانا ہے۔ کیونکہ یہاں پر ہم ایک legislative ایوان میں بیٹھے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں حل کی بھی یہاں پر بات کرنی چاہیے اور تجاویز دینی چاہییں۔ سب سے پہلا جو issue ہے وہ over the counter sale ہے۔ ہم سب travel کرتے ہیں آپ سب نے دنیا دیکھی ہے کہ مہذب دنیا میں بڑے سخت regulations ہیں کہ کون سی medicines over the counter sale ہو سکتی ہیں اور کون سی نہیں۔ یہاں پر کھلی آزادی ہے کہ آپ جائیں اور جو مرضی ہے جا کر کسی بھی chemist کی دکان سے لے لیں۔ وہ کیوں ہو رہا ہے ظاہر ہے جہاں پر اور باقی چیزیں ہیں جن پر effect ہوتا ہے اسی طرح غربت بھی ایک factor یہاں پر ہے لوگ غریب ہوتے ہیں، لوگوں کو awareness نہیں ہوتی ہے وہ یہ سوچتا ہے کہ میں نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے اور کیونکہ health facilities کا جو حال ہے وہ آپ کو پتا ہے private doctor کی fees بھروں گا وہ بھی دوائی لکھ کر دے گا تو بہتر ہے کہ میں جا کر pharmacist کے پاس جاؤں اور اس سے میں وہ دوائی لے لوں۔

دوسری بات، جو ڈاکٹرز حضرات private practice کر رہے ہیں specially جو general practitioners ہیں، وہ بھی ethical practice کی بجائے demand driven practice کر رہے ہیں یعنی کہ وہ مریض کی demand کو دیکھ کر کہ یہ جلد از جلد ٹھیک ہو اس کو دوائیوں کا پھکا دو تین چار antibiotics دو اور اپنی دکان چلاؤ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر پہلے بھی اس کی بات ہوئی کہ جو pharmaceutical practices companies کی ہیں to allure these practitioners یعنی ان کو مختلف قسم کی ترغیبات دینا، ان کو cut ملتا ہے ان کے private visits ہوتے ہیں، ان کو اور بہت سی facilities دی جاتی ہیں تاکہ ان کی drugs کو زیادہ سے زیادہ prescribe کیا جائے تو یہ تیسرا ہے۔

(اس موقعہ پر ایوان میں ظہر کی اذان کی آواز سنائی دی گئی)

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: مگر جناب! جب ہم پالیسی کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ایک balance بھی رکھنا ہے، access اور control کے درمیان۔ WHO کی ابھی جو drugs کی classification آئی ہے اس میں antibiotics کو بھی انہوں نے تین categories میں divide کیا ہے۔ A-Category وہ ہے جو which are easily accessible for common infections. B-Category وہ ہے جن میں you have to be watchful properly سارے precautions کے بعد you have to prescribe them جس میں 1st, 2nd generation safrosporin آتی ہیں اور C-Category وہ ہے کہ جن کو reserve category میں رکھا گیا ہے آپ نے ان کو use کرنا ہے extreme cases میں، life threatening میں جہاں پر بالکل drug resistant patient ہوں وہاں پر۔ Unfortunately یہاں پر کچھ دوستوں نے ذکر کیا health care commissions کا میرا point یہ ہے یہاں پر پالیسی سازی میں ہمارا جو زیادہ زور ہوتا ہے وہ ڈنڈے کا ہوتا ہے کہ اس کو seal کردو، اس پر چھاپہ مارو، اس کو چیک کرو مگر ہم scientific طریقے سے کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے implementation کے problems آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک میری معلومات ہیں ابھی تک ہمارے پاس کوئی data موجود نہیں ہے کہ کیا pattern ہے اس وقت drugs کی prescription کا۔ کس category کے ڈاکٹرز کس قسم کی prescriptions کر رہے ہیں، کس قسم کے مریض کیا لے رہے ہیں۔ دنیا میں اب ساری دنیا IT سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور یہ کوئی rocket science نہیں ہے، یہ health management system ہے، prescriptions ان کے اوپر ہوتی ہیں وہ record ہوتی ہیں، وہ record کا حصہ بنتی ہیں، وہ data bases میں جاتی ہیں اور ان data bases کی evaluation سے آپ کی policy flow کرتی ہے generate کرتی ہے۔

آخری point جناب! اگر وہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم ہمیں اتنا ضرور کرنا چاہیے کہ ان کو controlled drugs کی list میں لانا چاہیے جیسے opiate narcotics ہیں اس کے

ساتھ certain antibiotics کو club کرنا چاہیے اور جو dispensers جو pharmacists وہ drugs dispense کریں گے وہ اس کا باقاعدہ record رکھیں گے کہ کس ڈاکٹر نے prescribe کی ہے، کس بیماری کے لیے اور کس patient کے لیے اور آخری چیز dispensing کے حوالے سے ہے، میاں صاحب نے کہا میں تھوڑا سا اس میں اضافہ کرنا چاہوں گا ہر drug ایک جیسی نہیں ہوتی۔ ان کی dispensing بھی properly نہیں ہوتی۔ 45، 45، 50، 50 ڈگری میں counter کی shelves میں antibiotics پڑی ہوتی ہیں وہ کیا کام کریں گی۔ وہ کیا اثر کریں گی، کیا کام کریں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو holistically دیکھنا چاہیے۔ صرف health care commissions جو ہیں unfortunately اس وقت صرف تھانیداری کا کام کر رہے ہیں وہ proper regulation کا کام نہیں کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: یہ مسئلہ بڑا اہم ہے لیکن چونکہ time کی shortage ہے تو میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب conclude کریں تمام لوگ بات کرنا چاہتے ہیں، وقت نہیں ہے اور میں نے تین، چار points of public importance بھی لینے ہیں۔ جی میڈم جلدی بات کرلیں۔

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: شکریہ، جناب چیئرمین! ہم عتیق شیخ صاحب کو salute کرتے ہیں، یہ ڈاکٹروں کا کام تھا لیکن انہوں نے اس issue کو raise کیا، ان کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آج آپ کو بلے بلے ہو رہی ہے۔ جی۔

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Mr. Chairman, we know the problem, its misuse, its abuse, its excessive use,

ہمیں یہ problem پتا ہے۔ ہمیں یہ بھی پتا ہے کہ over the counter sale ہے۔ میں آج کل اسلام آباد میں رہتی ہوں، جب میں دوائی لینے جاتی ہوں تو over the counter لوگ آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دو، وہ دو اور وہ جلدی جلدی sale کرتے جاتے ہیں، not the

cough syrup even antibiotic. میں کہتی ہوں کہ پاکستان میں زہر لینے بھی جائیں تو وہ بھی over the counter مفت ملے گا، یہاں اتنا misuse ہو رہا ہے۔

جناب والا! جیسے میرے colleague Dr. Sahib نے کہا، امریکہ میں میری ایک professor تھی، she had fallen and she had fracture in the leg, انہیں وہ pain killer بھی نہیں دے رہے تھے۔ I agree that doctors are part of it, میں اسے deny نہیں کرتی، ڈاکٹروں کو کاریں ملتی ہیں، انہیں پیسے ملتے ہیں لیکن having said that ان سے بڑا طبقہ جو hospital میں کام کرتا ہے، میں نے teaching hospital میں کام کیا ہے، میرا اردلی شام کو practice کرتا تھا، ہسپتالوں کے اردلی اور جمعدار شام کو practice کرتے ہیں تو ڈاکٹروں میں تو, no doubt یہ نہیں کہ میں ڈاکٹروں کو protect کر رہی ہوں۔ Media والے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اس سلسلے میں please media awareness پیدا کریں۔ ہماری جو regulatory authority آتی ہے، جب میں Minister for Health تھی تو 2002 میں انہوں نے سب سے پہلے ڈاکٹروں کو پکڑا، خدا کے بندو! پہلے tracks کو پکڑیں، tracks کو تو کوئی touch ہی نہیں کرتا، یہ system بھی الٹا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں کہ موجودہ وزیر صاحب جب میں 2002 میں Minister تھی تو یہ rational use of drugs پر کام کرتے تھے، I think, Ateeq Sahib, we should call him to the Committee because انہوں نے rational use of drugs پر بہت research کی ہے۔ WHO کی researches ہوئی ہیں، minimum antibiotics تین use ہوتے ہیں، ان میں ایک tertiary, second and first line ہوتے ہیں، یہ three antibiotics ہیں، research کی ضرورت ہے، نہ کسی چیز کی ضرورت ہے۔ We know the problem لیکن ہمیں صرف solution کی طرف آنا ہے۔ میں آخر میں کہوں گی کہ اسلام آباد میں دو مہینے پہلے multi drugs resistance typhoid outbreak ہوا تھا، ابھی ایک مہینہ پہلے کراچی میں outbreak ہوا ہے۔ میرے ساتھی نے

tuberculosis کے بارے میں کہا، already multi drug resistance tuberculosis آچکی ہے،
so we have to take the action. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ، میڈم۔ Minister for Parliamentary Affairs, conclude کریں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے دکھ یہ ہو رہا ہے کہ اتنا important subject ہے جس پر بڑے بڑے ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب، ڈاکٹر جمالدینی صاحب، ڈاکٹر میندھرو صاحب، ڈاکٹر عتیق صاحب، ڈاکٹر روغانی صاحبہ بولے لیکن ڈاکٹر جاوید عباسی صاحب اس subject پر بولنا چاہتے تھے، یہ قیامت کی نشانی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں اور وہ بول سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! آپ ایسی بات نہ کریں، آپ تشریف رکھیں۔ جی وزیر صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Parliamentary Affairs

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! یہ قیامت کی نشانی ہے۔ میرے بھائی میں نے lighter mood میں کہا ہے۔ جناب چیئرمین! بنیادی طور پر جتنے بھی ممبران ہیں اور خاص طور پر عتیق صاحب نے leading role ادا کیا ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے ہماری نبض کو touch کیا ہے۔ یہ overwhelming problem ہے، اس وقت Special Assistant Dr. Mirza ہیں۔ سب سے بڑی یہ چیز کہ awareness کے ساتھ surveillance ہو، اس کے ساتھ سخت قسم کی penalty ہو۔ جناب والا! اس ملک کی بدقسمتی دیکھیں کہ 1996 میں اسی طرح کا ایک case ہوا، میں نے امریکہ سے آکر ایک ڈاکٹر کے خلاف مانسہرہ میں Law of Torts کے تحت case کیا، پورے ضلع کے سارے ڈاکٹروں نے مل کر ہسپتالوں کو بند کر دیا اور ہڑتال کر دی, and eventually I have to give him مجھے

معافی مانگنی پڑی، یہ صورت حال ہے۔ میرے خیال میں یہ ایکdaunting challenge ہے، ہم نے اسے بنیاد سے اکھاڑنا ہے، اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔

جناب والا! آپ دنیا میں یا کسیthird world country میں چلے جائیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ prescription کے بغیر، اس کے اپنے گھر کا کوئی,kinاس کیspouse ہے، اس کے بیٹے یا بیٹیاں وہ دوانہیں لے سکتیں لیکن یہاں تمام ڈاکٹر صاحبان نے کہا ہے کہ جس کی مرضی ہے وہ جا کر جس مقدار میں چاہے لے سکتا ہے۔ یہ problem بڑی سنگین حد تک پہنچ چکی ہے اور جس طرح ڈاکٹر میندھرو نے کہا کہ this is one of the biggest threat to human life,انہوں نے بالکل صحیح کہا ہے۔

جناب والا! ہم نے اس سلسلے میں National Action Plan for Antibiotic Resistance 2017 کو introduce کروایا، اس کے بھی پانچ مختلفsectors جو کام کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ناکافی ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ legislation, سخت سے سختpenalty, surveillance اور اس میں تمام صوبے مل کر اس برائی سے ہماری جان چھڑائیں۔

جناب چیئرمین: آپ حکومت ہیں، آپ کریں نا۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ہم کر رہے ہیں، اب وقت نہیں ہے کہ میں بتاؤں۔ اس دوران خاص طور پر اسلام آباد کی حد تک کتنے مفید کام کیے گئے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ کرنے جا رہے ہیں۔ ہماری حکومت NIH کی funding کے لیے ایک PC-I لے کر جائے گی اور میں ان شاءاللہ Special Assistant Sahib کو کہوں گا کہ اس PC-I کو فوری طور پر منظور کیا جائے۔ اسلام آباد میں جتنی بھی drug manufacturing ہو رہی ہے کیونکہ دوسرے علاقے ہماری jurisdiction میں نہیں آتے لیکن اسلام آباد میں جو 823 sale establishments پر بھی، manufacturing پر بھی ان شاءاللہ ہم کڑی نظر رکھیں گے۔ ہم اس سے aware ہیں، یہ human health کے لیے تباہی ہے میں جس کو on the floor of the House مان رہا ہوں کہ اگر آج تک اس پر کام نہیں ہوا تو یہ

ہماری بد قسمتی ہے۔ ہم ان شاءاللہ war footing پر اسے قابو کرنے اور کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Discussion is over. Mushahid Ullah Khan Sahib, on point of public importance.

Point of Public Importance raised by Senator Mushahid Ullah Khan regarding the sit in of the employees of the State Life Insurance Corporation for their demands

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جمعے کا چونکہ وقت ہے، میں انتہائی اختصار کے ساتھ ایک اہم مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ شاید آپ کے علم میں یہ بات لائی گئی ہو یا اخبارات میں آپ نے پڑھا ہو کہ State Life Insurance کے ملازمین فروری کے مہینے سے Press Club کے باہر بیٹھے رہے ہیں، یہ اپنے مطالبات کے لیے بڑے سخت موسم میں بھی بیٹھے رہے۔ ان کی ایک بہت بڑی تعداد کو بے روزگار کر دیا گیا ہے، ان کے cadre کو ختم کر دیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کی اس پر بات چیت ہوئی ہے، اس کی جو روداد اخبارات میں آئی ہے، اس کے مطابق انہوں نے اس پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ سیکرٹری یونس ڈھاگا نے جھوٹ بولا ہے، ان کا نام تھا اور ایک conflict کی position ہو گئی ہے۔ یہ مسئلہ اتنا بڑا ہے کہ صرف قائمہ کمیٹی میں جائے اور اس پر سیکرٹری کا جواب آنے کے بعد اس کو hush up کر دیا جائے، اس سے مسئلہ تو حل نہیں ہوتا، وہ لوگ تو آج بھی D-Chowk میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مطالبات کے لیے روزانہ مظاہرے کر رہے ہیں، اسمبلی میں بھی پھرتے رہتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمدردانہ غور کرنا چاہیے، حکومت کو بھی کرنا چاہیے، پارلیمنٹ اور specially Senate کو اس پر اپنا کوئی role ادا کرنا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ بھی اس طرح کی چیزوں پر ہمدردی رکھتے ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اس معاملے کو سینیٹ کی قائمہ کمیٹی میں بھیجا جائے، جو conflict ہوا ہے اور اخبارات میں بھی آیا ہے، پہلے اس conflict کو resolve کریں، ان کی کوئی مدد کرنے کے لیے میں چاہتا ہوں کہ پہلے اسے Senate Standing Committee on Law کو بھیجا جائے تاکہ وہ اس کا جائزہ لے کہ جو conflict ہے، اس میں کون ٹھیک کہہ رہا ہے اور کون غلط کہہ رہا ہے، ایک بات۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کس طرح ان کی مدد کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا یہ کہنا ہے کہ انہیں تو تنخواہ ہی نہیں ملتی، ان کا cadre ختم کیا گیا ہے اور وہ صرف commission پر کام کرتے ہیں۔

نمبر 3 اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ میرے خیال میں Ministry of Commerce کے under آتا ہے اور Commerce کے جو وزیر صاحب ہیں وہ آگے ہی 300 million کا ایک ٹھیکہ لے چکے ہیں اور یہ جو ادارہ ہے یہ پاکستان کا مہنگا ترین ادارہ ہے اس لیے اس پر ہمیں خاص توجہ کرنی چاہیے کہ کہیں اس کے پیچھے کل کو کوئی اور کہانی نہ نکل آئے۔ پورے ملک کی سب سے زیادہ جائداد بشمول اسلام آباد اور بلیو ایریا، اس ادارے کے پاس ہے، کراچی بھرا پڑا ہے، دبئی میں ان کے پاس جائدادیں ہیں۔ دو یا ڈھائی لاکھ افراد ان سے منسلک ہیں جن میں سے کچھ تنخواہیں لیتے ہیں اور کچھ نہیں لیتے، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جتنا اہم ادارہ ہے اتنی ہی اہمیت اس کو دینی چاہیے، اس پر توجہ دینی چاہیے۔ ان کے ملازمین میں سے کسی کو بے روزگار نہیں ہونا چاہیے، اگر وہ تنخواہ نہیں لے رہے تو کس لیے انہیں بے روزگار کیا ہوا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اسے Law Committee کو دیا جائے تاکہ وہ اسے سمجھیں اور دونوں پارٹیوں کو بلائیں اور یہ بھی دیکھیں کہ ان کی کیسے مدد کی جا سکتی ہے اور پھر اس کے بعد اگر یہ کسی اور کمیٹی کو جاتا ہے تو جائے۔

Mr. Chairman: Matter referred to the Standing Committee on Law.

Senator Mushahid Ullah Khan: Thank you.

Mr. Chairman: Senator Kalsoom Perveen.

Point Of Public Importance raised by Senator Kalsoom Perveen regarding fate of rain affected areas in Balochistan and problems being faced by people in seeking admissions in schools

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ کیونکہ جمعہ کا وقت ہے اور میرے پاس تھوڑا سا وقت ہے۔ ایک تو میں آپ کی توجہ بارشوں کی وجہ سے بلوچستان میں آنے والے flood کی طرف دلاؤں گی جس سے فصلیں تقریباً تباہ ہو چکی ہیں۔ وہاں ویسے ہی تباہ حالی تھی۔ اس پر میں یہ چاہوں گی کہ خاص کر Leader of the House کو آپ اعتماد میں لے کر، ٹیکس میں ان لوگوں کے

ساتھ خاص concession کیا جائے اور انہیں relaxation دی جائے کیونکہ لوگ بہت بے روزگار ہو رہے ہیں۔ رمضان آرہا ہے اور لوگوں کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے اور فصلیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ دوسرا یہاں education کے سلسلے میں ہے کہ بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخلہ نہیں مل رہا۔ آج صبح میں خود گئی ہوں no doubt Director and DG بہت اچھی شخصیت کے تھے لیکن جو ماتحت لوگ تھے میں نے انہیں کہا کہ کیا یہ ISI کا دفتر ہے جہاں آپ مجھے نہیں جانے دے رہے۔ میں نے کہا کہ مجھے بس چار بچوں کے نام داخلے کے لیے دینے ہیں، ڈائریکٹر صاحب نے میرا مسئلہ تو حل کر دیا لیکن باہر کسی میں طاقت نہیں ہے کہ وہ اندر جاسکے۔ آپ یہاں Minister for Education کو بلائیں۔ بچے باہر ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ انہیں داخلہ دیں، اس میں کیا rocket science ہے جو کہ حل نہیں ہو رہی۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ اس کو بھی take up کریں اور بلوچستان کے مسئلے کو بھی دیکھیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جنرل (ر) عبدالقیوم صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Lt. Gen. HI(M) Retd. Abdul Qayyum regarding construction of firing range in precincts of American Embassy in Islamabad

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل ایچ آئی (ایم) ریٹائرڈ عبد القیوم: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ American Embassy کی website پر دلانا چاہتا ہوں جس میں American Consulate General, Frankfurt (Germany) سے pre-solicitation notice issue ہوا ہے جس کا موضوع "Design and Construction of Firing Range in the diplomatic enclave, Islamabad" ہے۔ میں جب اس کی detail میں گیا اور کچھ صحافیوں نے مجھ سے بات کی کہ ہم نے ایمبیسی سے پوچھا تو انہوں نے کہا yes ہم یہ بنا رہے ہیں کیونکہ پولیس نے ہمیں request کی ہے اور یہ ہمارے compound میں تو نہیں ہو گی لیکن ہم اس کے اوپر کوئی ایک لاکھ سے دو لاکھ ڈالر خرچ کریں گے اور بنائیں گے۔ میرے خیال میں یہ Interior Committee کو بھیجا جائے۔

Mr. Chairman: Referred to the Standing Committee on Interior. Senator Akram.

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding destruction caused by locust attack in Balochistan

سینیٹر محمد اکرم: چیئرمین صاحب! بلوچستان میں سیلاب نے ضلع گوادر اور تربت میں تباہی مچادی ہے اور فصلوں پر ایک اور حملہ ہے وہ ہے ٹڈی دل کا۔ یہ میں نے اپنے بچپن میں بھی سنا تھا کہ جب اس وقت اس پر سپرے وغیرہ کیا گیا اور ختم کیا گیا۔ یہ بہت بڑی حملہ آور چیز ہے جس نے ضلع گوادر اور تربت میں فصلوں کو تباہ کر دیا ہے اور ختم کر دیا ہے۔ ہم شاید اس کے نقصانات کو نہیں سمجھتے لیکن جو چھوٹا زمیندار ہے وہ بہت پریشان ہے اور تیسرا مہینہ جارہا ہے کہ ان کے کنٹرول میں کچھ نہیں آرہا۔ میں وہاں خود بھی گیا اور یہ سب دیکھا۔ پہلے اس کے لیے جہازوں سے سپرے کیا جاتا تھا اب یہ حملہ اور اس کی تباہی بڑھتی جارہی ہے۔ پورے تربت اور باقی ڈسٹرکٹ میں جو بھی فصلیں وغیرہ لگتی ہیں یہ اس سب کو ختم کر رہی ہے اور اس وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں۔ فیڈرل اور بلوچستان میں موجود agriculture department کی طرف سے پوری طرح اس کی سرکوبی نہیں کی گئی، اس کو نہیں روکا گیا۔ وہاں کے زمیندار سیلاب زدہ ہیں اور اس پر مزید ٹڈی دل کا حملہ بھی ہے، بہت خطرناک صورت حال ہے جسے مہربانی فرما کر توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عتیق شیخ صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding inhuman treatment given to our fishermen by Indian Government

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بہت شکریہ جناب! میں کراچی کے حوالے سے ایک بات ہاؤس میں لانا چاہتا ہوں کہ انڈیا کے ماہی گیر اگر کراچی میں پکڑے جاتے ہیں تو انہیں بڑی عزت کے ساتھ جیسا کہ ہم نے پچھلے دنوں میں دیکھا بھی کہ کس طرح easily انہیں transfer کیا انہیں کھانا اور کپڑے بھی ملے لیکن معذرت کے ساتھ ہمارے ماہی گیر اگر غلطی سے Indian ocean میں چلے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے اور بالخصوص مودی سرکار کی گورنمنٹ میں جو انڈیا میں نئی wave آئی ہے جیسے حال ہی میں ایک شخص کو جیل میں مار دیا گیا جو بے چارا

ایسے ہی تھا جیسا کہ ان کے fishermen یہاں ہوتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ Foreign Minister اور Interior Minister, specifically اس issue پر ان کے Ambassador کو بلائیں اور بات کریں اور اگر human rights کے international forum پر بات ہو سکتی ہے یا United Nations کے forum پر بات ہو سکتی ہے تو کرنی چاہیے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ foreign relationships برابری کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ ہم تو اتنا اچھا سلوک کرتے ہیں کہ اگر کوئی پکڑا جائے تو کپڑے اور ٹرین کا کرایہ بھی دے کر بھیجتے ہیں اور اگر ہمارے لوگ پکڑے جائیں تو انہیں مار دیا جاتا ہے اور موجودہ رپورٹ کے مطابق سو سے زیادہ لوگ ابھی بھی وہاں پر بدحالی کا شکار ہیں، میری گزارش ہو گی کہ ان کے لیے کچھ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جہانزیب جمالدینی صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini regarding fate of overage contract employees of Mirani Dam

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ جناب چیئرمین! میں بس اتنی سی بات کہوں گا کہ واپڈا کے 47 ملازمین میرانی ڈیم کے لیے کام کرتے تھے جوں ہی میرانی ڈیم مکمل ہوا واپڈا والے انہیں overage کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ آپ فارغ ہیں۔ اب یہ ایک ریت بنی ہوئی ہے کہ contract پر انہیں utilize کیا جائے اور پھر کچھ عرصے کے بعد انہیں فارغ کر دیا جائے۔ اب subject یہ ہے کہ یا تو آپ انہیں نہ رکھیں یا ان کی age limit زیادہ کروادیں تاکہ وہ کسی اور محکمے میں کام کر سکیں۔ اگر آپ اسے Standing Committee میں بھجوادیں۔

جناب چیئرمین: اس پر واپڈا سے رپورٹ لے لیں۔ سینیٹر اورنگزیب صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Aurangzeb Khan regarding problems faced by pensioners in Balochistan

سینیٹر اورنگزیب خان: جناب چیئرمین! ایک بڑا important عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے اور میں نے پہلے بھی اسی ایوان میں یہ مسئلہ اٹھایا تھا لیکن بدقسمتی سے ابھی تک اس پر عمل درآمد

نہیں ہو سکا۔آپ جانتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ اورکزئی اور اورب میں جو لیوی کا اہل کار ہے اور اس کی پنشن ہو چکی ہے اور جب ساٹھ سال کی عمر میں وہ پنشنر بنا تو اس سے کٹوتی بھی ہوئی اور آپ نے اس پر SAFRON سے رپورٹ بھی مانگی اور وہ آئی اور معاملے کو finalize کیا گیا لیکن آج دن تک Finance Ministry نے اس پر کوئی کام نہیں کیا اور آج بھی وہ ساٹھ سالہ لوگ احتجاج پر ہیں۔آپ مہربانی فرما کر اس معاملے کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: یہ Implementation Committee کو بھیج دیتے ہیں۔ کوئی اور ہے۔ سینیٹر منظور صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed Kakar regarding charge of holidays fee by private educational institutions

سینیٹر منظور احمد کاکڑ: شکریہ جناب چیئرمین! جیسا کہ سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ نے admissions کے حوالے سے بات کی ہے اس حوالے سے ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ جو summer vacation دی جاتی ہیں ان دو تین مہینے کی چھٹیوں کی فیسیں بھی والدین کو دینا پڑتی ہیں۔ یہ سپریم کورٹ کا آرڈر تھا کہ summer vacation کی چھٹیوں کی فیس نہیں لی جائے گی مگر جو private schools ہیں وہاں پر ابھی بھی fees لی جا رہی ہیں۔ایک ملازم پیشہ انسان اگر دو یا تین ماہ کی فیس جمع کروائے تو وہ ڈیڑھ لاکھ روپے بنتے ہیں جو کہ سپریم کورٹ کے آرڈرز کے برعکس ہے اور اس پر کوئی implementation نہیں ہو سکی۔

جناب چیئرمین: Implementation Committee کو بھیج دیا۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 29th April, 2019, at 3:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 29th April, 2019 at 3:00 pm]

Index

Dr. Fehmida Mirza 27, 38, 50
Mr. Murad Saeed 2, 31, 32, 46, 47, 52, 70
Mr. Shafqat Mahmood 10, 30, 36, 43, 60, 62, 75
Sahibzada Muhammad Mahboob Sultan 29, 44, 53, 54
Senator Abdul Rehman Malik 71
Senator Bahramand Khan Tangi 2, 9, 19
Senator Chaudhary Tanvir Khan 50
Senator Engr. Rukhsana Zuberi 23
Senator Ghous Muhammad Khan Niazi 58
Senator Kalsoom Perveen 39, 40, 52
Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 37, 42, 43, 95
Senator Mian Raza Rabbani 79, 85, 92
Senator Moula Bux Chandio 29
Senator Muhammad Azam Khan Swati 24
Senator Muhammad Talha Mahmood 45, 47
Senator Muhammad Usman Khan Kakar 30, 32, 36, 78
Senator Mushtaq Ahmed 69
Senator Najma Hameed 27
Senator Quratulain Marri 64
Senator Rahila Magsi 48, 53, 54
Senator Rana Mahmood Ul Hassan 25, 38
Senator Samina Saeed 55, 57
Senator Seemee Ezdi 28, 44
Senator Sirajul Haq 60
Senator Syed Muhammad Ali Shah Jamot 60, 62, 68
Senator Syed Muhammad Sabir Shah 75
جناب علی محمد خان 17, 18, 19, 37
جناب مراد سعید 3, 4, 5, 6, 8, 9, 31, 32, 33, 35
سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری 18
سینیٹر اورنگزیب خان 113
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 3, 4, 5, 17, 22
سینیٹر بیگم نجمہ حمید 28
سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی 105
سینیٹر ثمینہ سعید 56, 58
سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی 6, 24, 59, 98
سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو 100
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 102, 104
سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی 113

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق 9
سینیٹر سسی پلیجو 7, 8
سینیٹر سید شبلی فراز 79, 93
سینیٹر سید محمد صابر شاہ 77
سینیٹر عبدالرحمٰن ملک 73
سینیٹر غوث محمد خان نیازی 56, 59, 60
سینیٹر کلثوم پروین 110
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 22, 24, 56, 59, 73, 74, 83, 85, 107, 108
سینیٹر محمد اکرم 35, 112
سینیٹر محمد جاوید عباسی 93
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 18, 31, 32, 36, 78
سینیٹر مشاہداللہ خان 109
سینیٹر منظور احمد کاکڑ 114
سینیٹر میاں رضا ربانی 78, 79, 80, 85
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 37, 44, 94, 95, 97, 112
سینیٹر نعمان وزیر خٹک 33
سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ر) (ایچ آئی) عبدالقیوم 111